صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 23 جولائی 2024ء بمطابق 16 محرم 1446 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر باون منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا O رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا Oوَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا O اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۔

(ترجمہ): اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو اور دعا کیا کرو کہ پروردگار، ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لئے درگزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویئے کی طرف پلٹ آئیں۔ رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

وآخِرُ الدَعوٰانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر : بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ''کوئسچنز آور'': کوئسچن نمبر259، مسٹر محمد ریاض، برائے لوکل گورنمنٹ۔

جناب محمد ریاض: شکریہ جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Answer be taken as read. Ji, Riaz Sahib.

* 259 _ جناب محمد ریاض: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2018ءتا2023ءکی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-95 کے لئے کتنافنڈ مختص کیا گیا تھا;

(ب) مذکورہ فنڈ میں سے کتنا جاری اور کتنا خرچ ہوا تھا;

(ج) مذکورہ خرچ شدہ فنڈ کہاں کہاں پراور کن کن سکیم میں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان(وزیر بلدیات ودیہی ترقی): (الف) سال2018ءتا2023ءکی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-95 کے لئے مختص، جاری اور خرچ شدہ رقم لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) جاری اور خرچ شدہ فنڈز کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) تمام سکیموں کی تفصیل بمعہ خرچ شدہ رقم کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب سپیکر: جی محمد ریاض صاحب۔

جناب محمد ریاض: شکریہ جناب سپیکر، کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ سال2018ءتا2023ءکی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-95 کے لئے کتنافنڈ مختص کیا گیا تھا؟ (ب) مذکورہ فنڈ میں سے کتنا جاری اور کتنا خرچ ہوا تھا؟(ج)مذکورہ خرچ شدہ فنڈ کہاں کہاں پراور کن کن سکیم میں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: اچھا ریاض خان، In writing answer ہے، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ریاض: بالکل۔

جناب سپیکر: اگر اس پہ کوئی آپ کی سپلیمنٹری بات ہے تو وہ کرلیں۔

جناب محمد ریاض: سر، میرا یہ ہے کہ-----

جناب سپیکر: یہ آپ نے پڑھ لیا، یہ جو Answer اس ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے، بڑی ڈیٹیل میں ہے۔

جناب محمد ریاض: بالکل جی،اس میں میں نے کچھ وضاحت کرنی ہے کہ مطلب سپلیمنٹری منسٹر صاحب سے میرا یہ ہے کہ مطلب ڈیٹیل جو مجھے دی گئی ہے، بالکل یہ ٹھیک ہے منسٹر صاحب، 2018ء سے لیکر 2023ء تک ان پانچ سالوں میں یہ سکیمیں جو دی گئی

ہیں، ان میں سے تقریباً پینسٹھ چھوٹی چھوٹی یہ جو سکیمیں ہیں، بیس لاکھ روپے، پندرہ لاکھ اور پانچ لاکھ، یہ مکمل ہو چکی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ 192 سکیمیں جو ہیں، ابھی تک نامکمل ہیں، تو اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جناب وزیر بلدیات، ارشد ایوب خان۔

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر، آنریبل ممبر نے جو سوالات پیش کئے تھے، ان کے تفصیلاً ہم نے جوابات دیئے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے سپلیمنٹری میں بات کی کہ کچھ سکیمیں ہو گئی ہیں اور کچھ رہ گئی ہیں، اس کا جو جواب ہے، Shortage of funds ہے مگر آپ مجھے اگر کہیں مل لیں تو Departmental level پہ ہم ایک میٹنگ کر لیں گے، دیکھ لیں گے کہ آگے ان سکیموں کو کس طرح چلا سکتے ہیں، ہم کس طرح فنڈز کی Availability ensure کر سکتے ہیں، ٹھیک ہے ناں۔

جناب سپیکر: جی ریاض خان۔

جناب محمد ریاض: بس ٹھیک ہے لیکن یہ کر لیں کہ اس کے لئے اگر فنڈ دے دیا جائے تو ٹھیک ہے، آپ جس طرح کہیں گے، ہم میٹنگ کریں گے تو اس کے لئے ایک طریقہ کار بنا لیں گے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 258، محمد ریاض، پی ایچ ای۔

* 258 _ جناب محمد ریاض: کیا وزیر آبنوشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2018ء سے 2023ء کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-95 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، اس میں کتنا جاری اور کتنا خرچ ہوا تھا؛

(ب) خرچ شدہ فنڈ کہاں کہاں اور کن کن سکیموں پر خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پختون یار خان (وزیر آبنوشی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) سال 2018ء تا 2023ء تک حلقہ PK-95 کے لئے کل 642.03 ملین فنڈ مختص کیا گیا تھا، اب تک 207.46 ملین فنڈ جاری ہو چکا ہے اور 207.46 ملین فنڈ خرچ بھی ہو چکا ہے۔

(ب) تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب محمد ریاض: شکریہ جناب سپیکر، کیا وزیر آبنوشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ سال 2018ء سے 2023ء کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-95 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، اس میں کتنا خرچ ہوا تھا؟ (ب) خرچ شدہ فنڈ کہاں کہاں اور کن کن سکیموں پر خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ سر، اس میں بھی ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: تفصیل تو انہوں نے دے دی ہے۔

جناب محمد ریاض: بالکل جی، سپلیمنٹری اس میں بھی لینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد ریاض: منسٹر صاحب، وہ موجود نہیں ہیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں، گورنمنٹ موجود ہے، منسٹرز موجود ہیں۔

جناب محمد ریاض: سر، اس میں بھی تقریباً 642.03 ملین جو فنڈ مختص کیا گیا ہے، اس میں سے 207.46 ملین جاری ہو چکا ہے، یہ مرجڈ اضلاع کے ساتھ جو وعدہ ہوا تھا کہ ہماری سکیمیں Full funded ہونگی، آپ کی سکیمیں مرجڈ اضلاع کی Full funded ہوں گی، اگر اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا تو یہ تقریباً پندرہ سال میں مکمل ہوں گی کیونکہ یہ تقریباً چونسٹھ ملین، چونسٹھ کروڑ اس طرح ہے اور بیس کروڑ اس میں لگ بھگ خرچہ ہو چکا ہے، یہ پانچ سال میں بیس کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور اگر اس طرح جو جواب دیا گیا ہے، یہ اس طرح کا ایک سلسلہ چلتا رہا تو یہ پندرہ سالوں میں مکمل ہو جائیں گی۔ اس فلور پہ وعدہ ہوا تھا کہ ہماری مرجڈ اضلاع کی سکیمیں ہیں اور وہ Fully funded ہوں گی تو یہ کیا وجہ ہے کہ ابھی تک یہ نامکمل ہیں؟

جناب سپیکر: ریاض خان، اس طرح ہے کہ پختون یار خان آج Leave پہ ہیں جو بنوں میں ہیں، میں لاء منسٹر کو کہتا ہوں، وہ آپ کو Respond کر دیتے ہیں اس پہ۔

جناب محمد ریاض: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** جناب سپیکر، یہ ایم پی اے ریاض صاحب کی طرف سے جو سوال اٹھایا گیا تھا، سال 2018ء سے 2023ء تک حلقہ PK-95 کے لئے کل 642 ملین فنڈ مختص کیا گیا تھا، اب تک اس میں جو ریلیز ہے وہ 207 ملین ہو چکی ہے اور Utilize بھی ہو چکا ہے، جس کی تفصیل موجود ہے اور ان کے ساتھ Available ہے، درمیان میں پی ڈی ایم کی گورنمنٹ تھی، Caretaker government تھی تو اس وجہ سے یہ جو Financial constraints بھی تھے تو ان شاءاللہ ابھی Way forward کریں گے منسٹر صاحب ان کو۔

جناب سپیکر: جی ریاض خان، ٹھیک ہے، آپ بیٹھ جائیں، منسٹر صاحب آجائیں گے تو ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ریاض: ٹھیک ہے لیکن اس میں یہ بات آگئی، درمیان میں کہ نگران سیٹ اپ تو چھوڑ دیں، اس میں سے تقریباً چھ سات مہینے، ایک سال اس نے گزارا ہے، یہ چار سال میں جو خرچ ہو چکا ہے میرے حلقے میں، یہ نگران سیٹ اپ میں تقریباً خاص کر یہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں کچھ بھی فنڈز ریلیز نہیں ملا ہے، یہ بات تو پچھلی دور کی ہے، یہ پانچ سالوں کی، تو ابھی تک یہ وعدہ کر لیں کہ مکمل کر لیں گے، ضرورت ہے ہمارے حلقے میں، خاص کر آبنوشی کی بہت زیادہ ضرورت ہے، ہم بھی آپ کی حکومت سے اور بھی ریکویسٹ کریں گے کہ ہمارے علاقے میں بہت بڑا فقدان ہے اس کا، ضروری ہے، کچھ کر لیں۔

وزیر قانون: جی بالکل، آپ کے جو Concerns ہیں ان شاءاللہ وہ منسٹر صاحب تک پہنچائیں جائیں گے اور جس طرح کہ میں نے بتایا کہ 2023ء تک وہ بھی Financial issues تھے، آپ کو پتہ ہے کہ Covid-19 اور اس کے بعد جو حالات تھے اور Merged districts میں وہ تو زیادہ تر فیڈرل کی طرف سے AIP یا PSDP میں جو Reflect ہوتے ہیں تو وہ بھی آپ کو

پتہ ہے کہ ادھر سے بھی ایشوز ہیں ریلیزز کے، توان شاءاللہ یہ Take up ہوا ہے، ہمارے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے بھی ان چیزوں کو Take up کیا ہے تو ہم ان شاءاللہ Expect کرتے ہیں کہ ایم پی اے Satisfied ہونگے، منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ ریاض خان، کوئسچن نمبر 254۔

* 254 _ جناب محمد ریاض: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2018ء تا 2023ء کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-95 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، اس میں کتنا جاری اور کتنا خرچ ہوا ہے؛

(ب) تو خرچ شدہ فنڈز کی تفصیل کہاں کہاں اور کن کن سکیموں میں خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (وزیر مواصلات و تعمیرات) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) سال 2018ء تا 2023ء کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-95 کے لئے جو فنڈ مختص کیا گیا تھا، اس میں جاری اور خرچ کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) خرچ شدہ فنڈ جن سکیموں پر خرچ کیا گیا ہے، اس کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب سپیکر: جی محمد ریاض۔

جناب محمد ریاض: شکریہ جناب سپیکر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ سال 2018ء تا 2023ء کی اے ڈی پیز میں حلقہ PK-95 کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، اس میں کتنا جاری اور کتنا خرچ ہوا تھا، (ب) خرچ شدہ فنڈ کہاں کہاں اور کن کن سکیموں پر خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ سپلیمنٹری سر۔

جناب سپیکر: یہ جواب تو انہوں نے دیا ہوا ہے، آپ اس سے مطمئن ہیں یا نہیں؟

Mr. Muhammad Riaz: Sir, supplementary.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بولیں۔

جناب محمد ریاض: سر، یہ بھی اسی طرح کا ہے کہ تقریباً پینتیس سکیمیں جو ہیں، ان پانچ سالوں میں ان کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور کچھ میں ریلیزز بھی ہو چکی ہیں، جاری شدہ رقم، تو اس میں بھی اس طرح ہے، تقریباً ان میں سے دو تین سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور اب ساری سکیمیں ٹینڈر ہو رہے ہیں، اگر اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا تو ہمارے خزانے کا نقصان ہو گا، اس کے اوپر، خاص کر یہ بڑی سکیمیں ہیں، ان کے اوپر Escalation آجائے گی، دورانیہ اس کا ہے، تقریباً تین سالوں میں مکمل کرنا اور ابھی تقریباً ساڑھے چھ سال ہو گئے ہیں، ابھی تک یہ مکمل نہیں ہیں، تقریباً یہ بھی پندرہ سالوں میں مکمل ہوں گی، اگر اسی طرح سلسلہ چلتا رہا اور وہی بات ہے کہ مرجڈ اضلاع کے ساتھ جو وعدہ ہوا تھا کہ Fully funded ہوں گی، تب تک ٹینڈر نہیں ہو گا جب تک Fully funded سکیمیں نہ ہوں، اس کا ٹینڈر ہو چکا ہے، Fully funded نہیں ہیں، وہی پہ تقریباً ہوا تھا تو اس پہ بھی ضروری ہے کہ اس کے لئے کچھ کر لیں، یہی میرا ہے، مطمئن نہیں ہوں اس سے۔

جناب سپیکر: جناب لاء منسٹر صاحب۔ ویسے ریاض خان، میں اس کی تفصیل ابھی دیکھ رہا تھا تو ان میں سے میجارٹی سکیمیں آپ کی جو ہیں وہ ہو چکی ہیں، میجارٹی، یہ آپ اس کی ڈیٹیل میں جائیں ذرا، میجارٹی سکیمیں آپ کی ہیں۔

جناب محمد ریاض: سر، میں تو صرف بات یہاں پر کروں گا لیکن جو میجارٹی ہے، جب میں Site پہ گیا ہوں تو ان میں سے تقریباً دو تین سکیمیں مکمل ہیں، اس میں تو پھر انکوائری ہونی چاہیئے کہ یہاں پر Fully funded لکھا ہوا ہے اور Site پہ کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Fully funded بھی ہیں اور خرچ شدہ بھی ہیں۔

جناب محمد ریاض: خرچ شدہ بھی ہیں لیکن Site پر کچھ بھی نہیں ہے، میں نے خود دیکھی ہیں ساری سکیمیں، ان میں تقریباً تین چار سکیمیں مکمل ہیں۔

جناب سپیکر: جناب وزیر محترم، اس کو Concerned department کو کہیں کہ سیکرٹری صاحب کے ساتھ اور منسٹر صاحب کے ساتھ یہ بیٹھ جائیں، یہ دیکھ لیں، اس سے کوئی Further اس کی ضرورت ہے تو وہ بھی کر لیں۔

وزیر قانون: جی بہتر ہے، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

وزیر قانون: تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Questions No .152, 153, 154, 155 by Mushtaq Ahmad Ghani Sahib, MPA, who has requested to defer these Questions for the next sitting, so, these are deferred for the next sitting. Question No. 199, Ehsan Ullah Khan.

* 199 _ جناب احسان اللہ خان: کیا وزیر آبنوشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-115 میں مختلف واٹر سپلائی سکیمز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-115 میں فعال اور غیر فعال واٹر سکیموں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ حلقہ میں غیر فعال سکیمیں کب تک فعال ہو جائیں گی، تفصیل بیان کی جائے؟

جناب پختون یار خان (وزیر آبنوشی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، ٹوٹل 203 واٹر سپلائی سکیمیں موجود ہیں۔

(ب) فعال اور غیر فعال کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، غیر فعال سکیموں کو وقتاً فوقتاً مختلف اے ڈی پیز کے تحت فعال کیا جا رہا ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب احسان اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سر، میں جب سے اس اسمبلی میں آیا ہوں، اب تو تقریباً میرے سارے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے دوستوں کو پتہ ہو گا کہ میں بار بار ایک ایشو کو Highlight کرتا ہوں اور وہ ہے پینے کا پانی، اسی حوالے سے میرا سوال تھا، میں اس کا جواب لینا چاہوں گا۔ آیا یہ درست ہے کہ PK-115 میں مختلف واٹر سپلائی سکیمز موجود ہیں؟ اور اس کا دوسرا حصہ

ہے، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-115 میں فعال اور غیر فعال واٹر سپلائی سکیمز کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ حلقے میں غیر فعال سکیمیں کب تک فعال ہو جائیں گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: Answer be taken as read اچھا، اس میں Answer آپ کو انہوں نے دے دیا ہے Writing میں، اس پہ سپلیمنٹری بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ۔

جناب احسان اللہ خان: سر، اس کا جو مجھے Answer ملا ہے، اس میں یہ ہے کہ دو سو تین سکیمز ہیں، میرے حلقے میں پینے کے پانی جس میں ایک 181 فنکشنل ہیں، وزیر آبنوشی یہاں پہ پتہ نہیں موجود ہیں یا نہیں؟ میرا سوال یہ ہے کہ جہاں پہ ایک 181 سکیمیں موجود ہوں پینے کے پانی کی، اور اگر جو سرکاری بور ہوتے ہیں، ان کے دو تین انچ جو پانی ہوتا ہے، اگر آپ وہ کرلیں تو یہ پوری پینے کے پانی کی نہر بنتی ہے لیکن بد قسمتی سے، سر، میں خاموشی چاہوں گا۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔

جناب احسان اللہ خان: بد قسمتی سے آج بھی اور کل مجھے جو Call آئی ہے، ہمارے بہت سارے گاؤں ایسے ہیں جن کی ایک سکیم کا نام انہوں نے لکھا ہوا ہے اور ساتھ فنکشنل لکھا ہوا ہے، یہ بہت سارے جوابات درست نہیں ہیں، اکثر اس میں سے تقریباً چالیس اور پچاس فیصد جن کو انہوں فنکشنل لکھا ہوا ہے، اس سے لوگوں کی زمینیں سیراب ہو رہی ہیں، کاشت ہو رہی ہیں یا تو وہ کڑوا ہے، پینے کے قابل نہیں ہے اور لوگ پچاس روپے کا تیس کلو کا ایک (پانی کا) کین ہے، وہ خرید رہے ہیں، دور دراز علاقوں سے اور وہ اتنا خریدتے ہیں جتنا وہ پی سکتے ہیں، ظاہر ہے کہ وہ غریب لوگ ہیں۔ سر، یہ جو مجھے جواب دیا گیا ہے، میں اس سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ آج بھی حالات جوں کے توں ہیں، میں آج سیکرٹری ہیلتھ کے پاس گیا ہوں کہ وہاں پہ امراض پھوٹے ہوئے ہیں، چونکہ وہ بارشی پانی پیتے ہیں، آنتیں وہاں پہ پھٹ رہی ہیں لوگوں کی، آئے روز دو سے تین Patients ان کی آنتیں سوجھتی ہیں اور وہ پھٹ جاتی ہیں، نہ اس کے اوپر انکوائری ہو رہی ہے کہ جس قسم کا وہ پانی پی رہے ہیں اور نہ اس کے اوپر انکوائری ہے، انہوں نے یہ جواب دیا ہے، یہ جو فنکشنل سکیمز ہیں، یہ جس نے بھی جواب دیا ہے، سر، میں اس ڈیپارٹمنٹ کو کہوں گا کہ آپ آئیں، میرے ساتھ چلیں، ہمارے حلقے میں آئیں اور آپ بھی میرے ساتھ انہی فنکشنل سکیمز کا پانی پیئں تو میں آپ کا جواب درست مانوں گا، اگر نہیں ہے تو آپ اس کا مجھے جواب دیں کہ آپ نے غلط بیانی کیوں کی ہے؟

جناب سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری بھی گزارش یہی ہے کہ پینے کے پانی کا مسئلہ ہے، ڈیرہ اسماعیل خان میں میرے حلقے میں بھی خاص کر پبلک ہیلتھ کے حوالے سے کروڑوں، اربوں روپے لگ رہے ہیں لیکن Properly جو ہے ناں فیلڈ میں یا اس گاؤں میں وہ سہولیات نہیں دی جا رہیں، ہمارے لوگوں کے ٹیکس کا پیسہ استعمال ہو رہا ہے اور ان کی غفلت کی وجہ سے یہ جو حکومت سوئی ہوئی ہے ناں، ان کی وجہ سے ہمارے عوام محروم ہیں، وہاں پہ ان کو پینے کا پانی نہیں مل رہا، خدارا اس پہ سنجیدگی کا مظاہرہ کریں، تھوڑی سی یہ سنجیدگی کا مظاہرہ کرلیں تو ہمیں پینے کا پانی مل جائے گا۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Law Minister, please, honorable Law Minister.

وزیر قانون: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چونکہ Minister concerned موجود نہیں ہے، اس حوالے سے ان کو جواب مہیا کیا گیا ہے اور تفصیل بھی، اس میں ساری ڈیٹیل موجود ہے، ان شاءاللہ میں منسٹر صاحب کو اس کے Concerns جو ہے Convey کر دوں گا۔ ایم پی اے صاحب ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، جو ان کے Genuine concerns ہیں، ان شاء اللہ ان کو Resolved کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اگر کوئی اس طرح کی Anomalies ہیں تو ان شاءاللہ ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ ان کو دور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، اس میں ایک بات قابل غور ہے کہ ابھی تک جتنے کوسچنز آئے ہیں، ان میں ایم پی اے صاحبان مطمئن نہیں ہیں، احسان اللہ صاحب بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ جو انہوں Figures provide کئے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں، جو یہ کہہ رہے ہیں، سکیمیں فنکشنل ہیں، وہ نان فنکشنل ہیں، اس پہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کو اس بات پہ آپ Restrict کریں کہ وہ ٹھیک اور Proper figures جو ہیں وہ Provide کیا کرے تا کہ اس ایوان کو ممبران اس تناسب میں اسے دیکھیں، اس پہ ان کی ایک Sitting، آپ اس سے مطمئن ہیں، آپ کی Sitting ہو جائے جس میں منسٹر بھی ہو، سیکرٹری بھی ہو تو پھر اس میں یہ چیزیں دیکھ لیں۔

جناب احسان اللہ خان: ایک چھوٹا، سر، ابھی جہاں پہ پینے کے پانی کے حوالے سے اس قدر مشکلات ہوں، باقی تو اے ڈی پی کی جو DDP-I (District Development Plan-I) تھا، اس کا فنڈ آیا ہے، ڈی آئی خان میں جو میرا حلقہ تھا، کیونکہ وہ ہمارے سی ایم صاحب کے Jurisdiction میں نہیں آتا، ایم این اے اور ایم پی اے کی ساری DDP-I کی سکیمیں ان کے حلقے میں ٹرانسفر کر دی گئی ہیں، DDP-II میں جو کہ بالکل Illegal ہے، ہمارے پینے کے پانی کے حوالے سے وہ ختم کر دی گئیں، (مداخلت) ایک سیکنڈ، اور ایک دو جگہوں پہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے ناں، آپ سنیں، سن لیں، آپ دور نکل رہے ہیں، آپ سنیں ناں، احسان اللہ، آپ دور نکل رہے ہیں، آپ اس کوسچن پہ رہیں، ان کو بٹھائیں آپ، اگر یہ پھر مطمئن نہیں ہوتے تو دوبارہ ادھر بات ہو گی، آپ آگے جا رہے تھے ناں۔

جناب احسان اللہ: اس پہ بالکل نہیں کروں گا سر۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، میں ایک گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب احمد کنڈی: میں صرف لاء منسٹر سے یہ گزارش کرتا ہوں، یہ کہتا ہوں کہ میں Covey کر دوں گا، یہ کوئی ڈاکخانہ نہیں ہے، Cabinet is collectively responsible for each and every executive thing، یہ اس سے ماوراء نہیں ہے، جتنی بھی کیبنٹ بیٹھی ہوئی ہے، یا تو یہ سوالوں کا جواب نہ دے، باقاعدہ رولز میں ہے، Constitution میں ہے، یہ

کوئی ڈاکخانہ تو نہیں ہے، میں اٹھا کر یہاں سے Convey کر دوں گا، پھر واپس انہیں جواب دے دوں گا، یہ کوئی چڑی بلا تو ہم نہیں کھیل رہے ہیں بھئی، بابا، ہمیں آپ جواب دیں، Properly یہ سوال کر کے ہم آتے ہیں، اتنی دور سے اس لئے تو نہیں آتے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، آپ ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹ کریں، اسے پابند کریں اور ان کے ساتھ ٹائم فکس کر لیں کہ یہ کب بیٹھیں؟

وزیر قانون: سر، اس طرح ہے، اگر یہ جو Reply ہے اس سے مطمئن نہیں ہیں، جس طرح انہوں نے سوال اٹھایا، میرے خیال میں انہوں نے Genuine سوال اٹھایا ہوگا تو یہ Subject to verification ہے کہ آیا جو یہ فرما رہے ہیں کہ جو انفارمیشن دی گئی ہے وہ ٹھیک نہیں ہے اور جو فعال کی انہوں نے لسٹ Provide کی ہے، یہ ان کے بقول کہ وہ غیر فعال ہیں، اس حوالے سے ضرور ہم ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کریں گے، ان سے تفصیل مانگیں گے، آیا اس میں اگر کوئی اس طرح کی Misinformation ہے، Disinformation ہے تو خواہ مخواہ ان سے تفصیل مانگی جائے گی، اگر یہ اس کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتے ہیں تو اس وقت تک Minister concerned بھی آجائیں گے ان شاءاللہ یا پھر آپ کمیٹی کو ریفر کر دیں، یہ اگر لے جانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: احسان اللہ خان کا یہ۔

جناب احسان اللہ خان: سر، اگر میری بات غلط ہے تو میں نے یہاں پہ آپ سے پہلے بھی کہا تھا، میں معافی مانگوں گا لیکن آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں، وہاں پہ انکوائری ہو، ایک بہت بڑا ایشو ہے اور جو میں پہلے سوال کرنا چاہ رہا تھا کہ جہاں پہ اس قدر Situation پینے کے پانی کے حوالے سے Serious ہے، وہاں پہ ایک دو سکیمز ابھی نئی پینے کے حوالے سے شروع کی گئی ہیں، اس کا Resistivity survey آپ دیکھ لیں، جو پبلک ہیلتھ کی جانب سے کیا گیا ہے، وہ پانی پینے کے قابل ہے ہی نہیں، صرف اور صرف اپنے وہاں پہ لوگوں کو نوازنے کے لئے وہ شروع کی گئی ہیں اور نہ ہی اس پی سی ون میں یہ ذکر ہے کہ ہم یہاں پہ کوئی RO plant (Reverse Osmosis) لگائیں گے تو یہ صرف اور صرف لوگوں کے پیسوں کا ضیاع ہے، ٹیکسوں کے پیسوں کا ضیاع ہے، تو Kindly خدارا میں نے اس دن بھی آپ کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے، ہم آپ سے پینے کا پانی مانگ رہے ہیں، یقین جانیں، یہ میں نہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں اپوزیشن میں ہوں، نہ آپ کو Degrade کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں لیکن لوگ وہاں سے مجھ سے پوچھتے ہیں، اس لئے میرا فرض ہے، آپ سے آکر پوچھوں، آپ کے سامنے یہ باتیں رکھتا ہوں کہ وہ پانی مانگتے ہیں، اگر میں آپ کو تصویریں اور ویڈیوز دکھاؤں، یقین جانیں کہ کلیجے پھٹ جاتے ہیں لیکن تب سے میں چیخ رہا ہوں، مجھے آج تک اس کا Satisfactory نہ جواب ملا ہے اور نہ ہی ڈیپارٹمنٹ اس چیز پہ Serious ہوتا ہے، نہ ایم اینڈ آر فنڈ ہوتا ہے کہ جو غیر فعال بور ہیں، ان کو وہ ٹھیک کریں، تو Kindly خدارا اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں، وہاں پہ آئیں انکوائری کریں، وہاں پہ سکیمیں کیوں غیر فعال ہیں؟ وہاں پہ پائپ لائن، اچھا پائپ لائنز بچھ چکی ہیں، اب فنڈز ان کے ریلیز ہو چکے ہیں، وہ گراؤنڈ پہ کچھ بھی نہیں ہے، وہاں پہ تو ان چیزوں کی انکوائری کروائیں، یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے؟ کیونکہ Suffer لوگ ہو رہے ہیں، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں گے، مجھے بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، بالکل اگر یہ بھیجنا چاہتے ہے تو ہم متفق ہیں، اس کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: اس کو Put کر دیتے ہیں ناں۔

وزیر قانون: باقی میرے سی ایم صاحب کا ضلع ہے، ان شاءاللہ وہ ضرور اس کو دیکھیں گے لیکن مسائل بہت زیادہ ہیں اور گورنمنٹ کو اتنا ٹائم نہیں، تو Number wise ان شاءاللہ Financial constraints بھی ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

Is it the desire of the House that the Question No. 199 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Standing Committee. Question No. 159, Mr. Ahmad Kundi. Answer be taken as read.

* 159 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (پی ڈی اے) محکمہ ہذا کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 24 مارچ 2022ء کو پی یو ڈی بی بورڈ میٹنگ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی سربراہی میں ہوئی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس میٹنگ کا نوٹیفکیشن No. SOE(LG) /2-188/PUDB/2019, dated 15/04/2022 کو جاری ہوا؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ میٹنگ میں (Leave Encashment (365 days کی منظوری فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن No. So (FR) FD/5-92/2005/RO-IV/6040 مورخہ 25-07-2017 کے تحت دی گئی؛

(ذ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) سال 2012ء سے لیکر 15-04-2022 تک پی ڈی اے میں گریڈ ایک سے لیکر گریڈ سولہ تک اور گریڈ سترہ سے لیکر گریڈ انیس تک کتنے ملازمین ریٹائرڈ ہوئے، ان کے نام بمعہ عہدہ، ریٹائرمنٹ تاریخ اور اس مد میں ان ریٹائرڈ ملازمین کو کل کتنی رقم ادا کی گئی، مکمل تفصیلات مہیا کی جائیں؛

(2) Leave encashment, 365 days کی منظوری ہوئی اور کتنے ملازمین کی Leave encashment 180 days کی منظوری ہوئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان(وزیر بلدیات ودیہی ترقی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں، سال 2012ء سے لیکر 15-04-2022 تک پی ڈی اے میں گریڈ ایک سے گریڈ سولہ کے کل 211 ملازمین ریٹائرڈ ہوئے، اسی طرح مذکورہ عرصے کے دوران گریڈ سترہ سے گریڈ انیس کے کل انچاس ملازمین ریٹائرڈ ہوئے اور اس دوران Leave encashment کی مد میں گریڈ ایک سے گریڈ سولہ کے ملازمین کو کل مبلغ -/42,880,691 روپے ادائیگی کی گئی۔ اسی طرح گریڈ سترہ سے گریڈ انیس کے ملازمین کو اس مد میں کل مبلغ -/45,884,431 روپے ادائیگی کی گئی، ان کے نام بمعہ عہدہ ریٹائرمنٹ کی تاریخ اور Leave encashment کی مد میں ان ریٹائرڈ ملازمین کے لئے Leave encashment 365 days کی منظوری ہوئی، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)، نیز تیرہ ملازمین کے لئے Leave encashment 180 days کی منظوری ہوئی، (تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش محکمہ بلدیات سے یہی ہے جو یہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے بورڈ کی PUDB (Provincial Urban Development Board) کی میٹنگز ہوتی تھیں، ان میں یہ Basically leave encashment کے بارے میں پالیسی 2012ء سے چلتی آئی ہے، 2017ء میں چینج ہوئی لیکن اس کے بعد بھی یہ Benefit 2017 کے بورڈ کی میٹنگ کے بعد Decision ہوا جو 185 days ہوگا لیکن اس کے باوجود بھی ملتے رہے ہیں، یہ جو ڈیٹیلز بھیجی گئی ہیں، میرے خیال میں یہ Properly نہیں ہیں، میری گزارش آپ سے یہ ہے، اس سے کچھ پتہ نہیں ہے، میں آپ کو 2017ء سے 2022ء تک ایک فیصلہ آپ نے کیا 185 days کا، اس کے باوجود بھی 365 days ملتے رہے ہیں لوگوں کو، تو یہ کم از کم آپ اپنے محکمے سے Enforce کرائیں، Ensure کرائیں کہ بھئی، آپ نے یہ 2017 Decision میں کیا تھا 185 days کا، تو کیوں آپ 365 days کی Payment کرتے رہے ہیں؟ میری گزارش یہی ہے، آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کو بھیجیں، وہاں پہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے، کم از کم ہم ان کو اس قابل بنانا چاہتے ہیں کہ یہاں پہ ہم لوگ سوئے ہوئے نہیں ہیں، ان چیزوں کو ہم دیکھ رہے ہیں، وہ آپ لوگوں نے Decision کیا تھا، کیبنٹ نے کیا تھا، پھر اس کے بعد بورڈ نے کیا تھا، تو میری گزارش آپ سے صرف یہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اکبر ایوب صاحب، Sorry ارشد ایوب صاحب، میری گزارش یہ ہے، پورے صوبے میں DDAC آپ نے بنادیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب قادری صاحب، آپ لوگ تشریف رکھیں یا پیچھے گیلریز میں چلے جائیں، یہ ادھر سے بھی خالی کرو بھئی، ادھر سے یہ خالی کریں، ان ساروں کو اندر بھیج دیں یا باہر نکال دیں۔

جناب احمد کنڈی: دیکھیں، پورے صوبے میں آپ نے DDAC Chairmen بنائے ہیں، Under the DDAC Act جو کہ پلاننگ کرے گا، اس ضلع میں ڈویلپمنٹ کرے گا، تجاویز دے گا، پچھلے سال بھی آپ نے ڈیرہ اسماعیل خان کے ساتھ زیادتی

کی، وہاں پہ چیئرمین نہیں بنایا، ابھی بھی آپ نے اٹھائیس ضلعوں میں بنا لئے اور جو چھ ضلعے ہیں، جہاں پہ نئے پاکستان کو شاید نمائندے نہیں ملے تو آپ لوگوں نے ان کو محروم کر دیا، میں آج پھر یہ نہیں کہتا، یہ چیز عدالت سے ہو جائیگی، ارشد ایوب صاحب، آپ بہتر سمجھتے ہیں، ان چیزوں کو سپیکر صاحب، بیٹھے ہیں، کیوں آپ ہمیں ان ایوانوں میں بھیجنا چاہتے ہیں؟ یہ فیصلے یہاں پہ ہو جائیں، آپ کی بھی عزت ہو گی، ہماری بھی عزت ہو گی، اس سے آپ کی جماعت کی نیک نامی ہو گی، اگر آپ میرٹ پہ فیصلہ کریں گے، کیونکہ آپ سے لوگوں کی توقعات ہیں، آپ کو لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہوا ہے، اس بات پہ دیا ہوا ہے کہ آپ میرٹ پہ فیصلے کریں گے، تو ہماری آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں ان ایوانوں میں نہ بھیجیں، تیسرے لوگوں کے پاس نہ بھیجیں، ادھر ہم آپس میں بیٹھ کر، اگر آپ کو میری شکل اچھی نہیں لگتی تو مخدوم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، مخدوم صاحب کی نہیں لگتی تو مولانا لطف الرحمان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، چار پانچ ہیں، جو آپ کرنا چاہتے ہیں لیکن کر دیں، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب وزیر بلدیات۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں کنڈی صاحب کی دوسری بات پہ آتا ہوں، DDAC Chairmanship پہ، تو ابھی تو خوش نہیں ہونا چاہیئے، گورنر صاحب بھی ڈی آئی خان کے ہیں اور چیف منسٹر صاحب بھی ڈی آئی خان کے ہیں، ابھی یہ چھوٹی سی DDAC کی سیٹ ہے، ان شاءاللہ جس طرح آپ چاہیں گے، ان سے مشاورت کر کے کسی نہ کسی کو ہم ضرور بنائیں گے، ہم نہیں چاہیں گے کہ آپ عدالتوں میں جائیں اور ادھر فیصلہ ہو، یہ فورم ہے، ادھر ہم سب نے مل کر اپوزیشن اور حکومتی بنچز نے ادھر فیصلے کرنے ہیں اور ان شاءاللہ ہم ادھر ہی کریں گے۔ دوسری بات آپ نے کی پہلے سبجیکٹ پہ، جدھر 185 days کا غالباً آپ کہہ رہے ہو اور اس میں آپ نے فرمایا ہے کہ Violation ہوتی رہی، اس کو Follow نہیں کیا گیا، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر کمیٹی کو بھجواتے ہیں، مجھے بڑی خوشی ہو گی، اس پہ ہم ذرا تفصیلی Deliberation کر لیں گے اور مجھے پورا یقین ہے کہ ایک بہتر Solution اور ایک بہتر Future کے لئے ایک بہتر حل نکل آئے گا۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> کمیٹی کو بھیج دیں؟

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی:</u> بھیج دیں، بالکل بھیجیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question No. 159 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Standing Committee. Order in the House, ji.

اس سے پہلے میں کوئی اور چیز لوں، Sergeant-at-Arms کدھر ہے؟ یہ !Sergeant-at-Arms یہ چیزیں مجھے کلیئر کر کے دیں، یار، اتنی Disturbance ہے، یہ اپنی گپیں باہر جا کر لگائیں سارے معزز ممبران، جب ایوان کی کارروائی ہو رہی ہو تو آپ تمام سے میری درخواست ہے کہ آپ توجہ رکھیں، اگر باتیں ہم نے کرنی ہیں تو یہ باہر بیٹھ کر بھی ہو سکتی ہیں، لوگ دیکھنے آئے ہوتے ہیں، میڈیا پہ جا رہی ہوتی ہے، نہ بولنے والے کی سمجھ آ رہی ہوتی ہے، نہ جواب دینے والے کی سمجھ آ رہی ہوتی ہے،

There must be a discipline maintained within the House

Question No. 169, Ahmad Kundi. Answer be taken as read.

* 169 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی پراجیکٹ پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی زیر نگرانی مکمل کیا گیا، جس میں اے ڈی پی سکیم کے تحت پشاور بس سٹینڈ بھی شامل تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پی ڈی اے محکمہ بلدیات کے زیر سایہ کام کرتی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بی آر ٹی اور پشاور بس سٹینڈ کی تعمیر کے لئے پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے اکاؤنٹ سے اب تک کتنی رقم لی گئی ہے، اس کی تفصیل مہیا کی جائے؟

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) جی ہاں، بی آر ٹی اور پشاور بس سٹینڈ دونوں سکیمیں پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی نگرانی میں زیر تکمیل ہیں، تاہم دونوں علیٰحدہ علیٰحدہ سکیمیں ہیں اور ان کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (1) بی آر ٹی پراجیکٹ کے لئے صوبائی حکومت اور (ADB/AFD) دونوں نے فنڈز فراہم کئے ہیں، اب تک بی آر ٹی پراجیکٹ پر پی ڈی اے اور ٹرانس پشاور دونوں نے 51,520 ملین روپے (ADB/AFD) کے فنڈ سے جبکہ 9,872.29 ملین روپے صوبائی حکومت کے فنڈ سے خرچ کئے ہیں۔

(2) پشاور بس سٹینڈ پراجیکٹ کی زمین کے حصول کے لئے صوبائی حکومت نے 1978 ملین روپے فراہم کئے ہیں جب کہ تعمیری خرچہ پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے فنڈ سے ہو رہا ہے، مذکورہ پراجیکٹ پر اب تک ٹوٹل 16300 ,2 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جن میں صوبائی حکومت کے فنڈ سے 1978 ملین روپے جبکہ پی ڈی اے کے فنڈ سے 185 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: مسٹر احمد کنڈی۔

جناب احمد کنڈی: سر، میرا یہ سوال تھا کہ آیا یہ درست تھا کہ بی آر ٹی پراجیکٹ پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی زیر نگرانی مکمل کیا گیا، اے ڈی پی سکیم کے تحت پشاور میں بس سٹینڈ بھی شامل تھا، بی آر ٹی پشاور کی تعمیرات میں پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی سے اب تک کتنی رقم لی گئی ہے؟ سر اس میں ان کا جواب آیا ہے، سرسری قسم کا جواب آیا ہے، میری تو گزارش یہی ہو گی کہ بی آر ٹی کے اوپر لوگوں میں بھی بڑی Confusion ہے، جیسے بڑا گھپلا ہوا ہے، یہ ہوا ہے، میں تو کہتا ہوں کہ Transparent طریقے سے ڈسکشن کے لئے اس کو Open کر دیں، سٹینڈنگ کمیٹی میں جانے دیں، اس کو وہاں پہ Deliberation کرتے ہیں، لوگ ہوں گے، میڈیا ہو گا، آپ کی نیک نامی اس سے زیادہ بڑھے گی۔ بی آر ٹی، ہم تو اس کو بدنام زمانہ پراجیکٹ کہتے ہیں، آپ لوگوں کا Flagship project تھا، یہ ایک اختلاف اور ایک فکری اختلاف ہے آپ کا، اور ہم کہتے ہیں کہ بھئی اس صوبے میں پراجیکٹس ہونے چاہیئے تھے جس سے کوئی Productive چیزیں ہوتیں، میں یہ کہتا ہوں، گزارش میری یہ ہے کہ جو پیسے اس کے اوپر لگے ہیں، جو فنڈنگ ہوئی ہے اور Future میں اس پہ ہم نے جو Loan دینا ہے، سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ یہاں پہ بھی وقت ہمارا بچ جائے گا، وہاں پہ ہماری Proper discussion ہو جائے گی تاکہ Future میں ان چیزوں کو ٹھیک کر سکیں، شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب وزیر بلدیات۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، وہ جو بس سٹینڈ والا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ کلیئر ہو گیا ہمارے Written جواب سے، آنریبل ممبر صاحب، یہ جو بی آر ٹی کا ہمیشہ سے جو سوالات ہوتے ہیں وہ پی ڈی اے پہ آجاتے ہیں، ادھر یہ بات سمجھنا بڑا ضروری ہے کہ یہ جو بی آر ٹی کا پراجیکٹ تھا، اس کی جو Main Ministry ہے، That is the Ministry of Transport، پی ڈی اے تو صرف ادھر Executive body تھی، جو اس کا شیڈول ہے، Schedule of work ساری Ministry of Transport کرتی رہی ہے، ہمیشہ جب سوال آتے ہیں، یہ ہمارے لوکل گورنمنٹ والے اس پی ڈی اے پہ آجاتے ہیں۔ جہاں تک آپ نے کہا کہ انکوائری ہو رہی ہے، یہ We are open to inquiry، جو پچھلی گورنمنٹ میں بھی اپوزیشن میں آپ بھی تھے، سوالات ہوتے تھے یہ کہ بی آر ٹی میں کچھ Irregularities ہوئی ہیں تو وہ انکوائریز چل رہی ہیں، Different level پہ چل رہی ہیں تو اس کا جو بھی ریزلٹ آیا، ہمیں بھی قبول ہو گا اور ان شاءاللہ It will be like an open book، ساری دنیا وہ دیکھے گی، تو اس میں کوئی ابہام بھی نہیں ہے اور بس اڈا جو ہے، پی ڈی اے ادھر بھی، پی ڈی اے کو Execution کا کام ملا ہوا ہے، Executing agency ہے، وہ بھی تقریباً اپنے آخری مراحل پہ ہے، بہت ہوا، چھ مہینے تک ہم نے ان لوگوں کو Deadline دی ہے کہ مکمل کر دیں تو ان شاءاللہ وہ ہو جائے گا، ہمارا ارادہ ہے، آگے Handover کر دیں گے میٹروپولیٹن کو، جن کا کام ہے یا منسٹری آف ٹرانسپورٹ کو، ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب احمد کنڈی: جی جی، ٹھیک ہے سر، ان کی بات میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پی ڈی اے کو آپ اس سے ماوراء اس لئے نہ کریں، بہت بڑا پراجیکٹ تھا اور اس کی Executing agency PDA تھی اور For your kind information PDA نے جو یہاں پہ بینک گارنٹی یہاں پہ Accept کی تھی وہ ویسٹ انڈیز کے بینک ہیں، خیر پتہ نہیں، ویسٹ انڈیز میں بینک تھا بھی سہی یا نہیں؟ صرف آپ اس کو دیکھ لیں، آپ دیکھ لیں، صرف آپ کی انفارمیشن کے لئے، باقی مجھے آپ سے اختلاف نہیں، اگر آپ نہیں بھیجنا چاہتے ہیں، I withdraw this Question, thank you.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: صرف Conclude کرتا ہوں، یہ National Accountability Bureau کافی عرصے سے اس کی انکوائری کر رہا ہے، بیچ میں کوئی Court stays آگئے، پھر رک گیا، تفصیلاً انکوائری اس کی ہو رہی ہے، وہ جدھر کوئی بینک گارنٹی تھی، جس ملک سے تھی، اس کو پورا Investigate کیا جائے گا اور جو بھی رپورٹ ہے، سب کے سامنے آجائے گی، ان شاءاللہ۔

Mr. Speaker: Question No. 191, Mr. Ahmad Kundi. Answer be taken as read. Ahmad Kundi Sahib.

* 191 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پشاور ٹوڈی آئی خان موٹروے /ایکسپریس وے بنانے کا ارادہ رکھتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ منصوبے پر کام کا آغاز کب ہوگا;

(ii) مذکورہ منصوبہ صوبائی حکومت اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے تعمیر کیا جارہا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (وزیر مواصلات و تعمیرات) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔ مذکورہ منصوبے کے لئے اظہار دلچسپی Expression of interest مورخہ 30 جون 2024ء اور 9 جولائی 2024ء کے لئے طلب کیا گیا ہے، ایف ڈبلیو او نے اظہار دلچسپی میں حصہ لیا ہے اور ان کی درجہ بندی کرکے ان کو Request for proposal جاری کی جائے گی، یہ بندوبست پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ ایکٹ 2020ء کے تحت جاری کیا جارہا ہے۔

(ب) ابتدائی کام سال کے وسط میں ممکن ہو سکے گا، ممکن ہو سکے گا، مذکورہ منصوبہ صوبائی حکومت پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، یہ سوال میں پچھلی اسمبلی سے بھی کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے، اگلے سال جو ہے ناں، یہ پشاور ڈی آئی خان موٹروے کے حوالے سے ہے۔ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پشاور ٹوڈی آئی خان موٹروے، ایکسپریس وے بنانے کا ارادہ رکھتا

ہے، اگر جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبے پر کام کب شروع ہوگا اور مذکورہ صوبائی حکومت اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ سر، میری اس میں گزارش یہ ہے کہ Quality of answer جو ہے، یہ تھوڑی سی اس کو Improve ہمیں کرنا چاہیئے، پچھلی دفعہ میں دو سال پہلے یہ سوال کرتا رہا تو یہ یہی جواب ہوتا تھا، اگلے سال ہوگا، سال نہیں لکھتے ہیں کہ بھئی 2020ء میں ہوگا، 2021ء میں ہوگا، 2022ء میں ہوگا، 2023ء میں ہوگا، کب ہوگا؟ اگلے سال ہوگا، گزارش میری یہی ہے، Categorically ہمیں جواب دیا کریں کہ بھئی، یہ منصوبہ، چونکہ ہمیں یہ نہیں لگتا، یہ منصوبہ صوبائی حکومت اس کو Reflect کر رہی ہے ہر جگہ پہ لیکن مجھے نہیں لگتا کیونکہ ابھی تک اس پہ نہ کوئی Consultants hire ہوئے، نہ کوئی Feasibility اس پہ بنی ہوئی ہے لیکن ہر سال یہ بجٹ میں بھی آتا ہے، میری گزارش یہ ہے، Categorically ہمیں منسٹر صاحب یہ جواب دے دیں، یہ کب تک آپ اس کو پلان کر رہے ہیں جو یہ Execution میں جائے گا؟

جناب سپیکر: وزیر قانون۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جناب سپیکر، سوال نمبر 191 جو جناب احمد کنڈی صاحب نے اٹھایا تھا، Related to مواصلات و تعمیرات، میرے خیال میں اس کا تفصیلی جواب دیا گیا ہے، اس میں Date بھی At least mention ہے، میرے خیال میں کنڈی صاحب کو اس سے Satisfy ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، یہ گورنمنٹ آنے کے بعد اس پہ کام بڑی تیزی سے جاری ہے، اس کے جو Expression of interest ہے ان کا، وہ Float ہو چکا ہے، Advertise ہو چکا تھا تو اس میں جو Bidders ہیں، جنہوں نے Interest show کرنا تھا تو اس میں FWO نے اظہار دلچسپی Already وہ لے چکا ہے، اس کی Technical evaluation جاری ہے اور Request for proposal، اس کے بعد یہ Initial اس کا جو پراسیس ہے، اس کے بعد دوسری سٹیج میں Request of proposal کی بات، یہ چونکہ بنیادی طور پر اے ڈی پی سکیم نہیں ہے، یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کا پراجیکٹ ہے جس میں Already ایک Frontier Works Organization جو ہے ہماری، FWO نے اس میں Interest show کیا ہے، اس کا پراسیس جاری ہے، یہ تقریباً By mid of this, by the end of this financial year I must say، یہ بنتا ہے 30 جون 2025ء، تو اس عرصے تک تقریباً اس کا Initial جتنا پراسیس ہے وہ ہو جائے گا کیونکہ یہ اے ڈی پی پراجیکٹ سکیم نہیں ہے، یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ ہے تو یہ اتنی ساری Investment تقریباً Seventy to seventy five percent یہ Investor کرتا ہے، گورنمنٹ سر، Twenty five to thirty percent investment اس میں کرتی ہے، تو انہوں نے Interest already ظاہر کیا ہے، اس کی Short listing ہو رہی ہے تو اسے جو broacher وغیرہ، Details وہ مانگی گئی ہیں، وہ Provide کی گئی ہیں، تو Date سر، انہوں نے 30 ستمبر 2024 تک دی ہے کہ اس میں تمام یہ Initial stage مکمل ہو جائے گی لیکن سر، By the end of 30th June 2025 انہوں نے سر، Financial year جو Closer ہے، اس میں سر، یہ Already agreement sign ہو جائے گا، یہ Confirm date ہے اور سر یہ جب Agreement sign ہو جائے، اس کو سر، اس

وہ Agreement جس کے ساتھ کیا جاتا ہے جس کو ایوارڈ دیا جاتا ہے تو سر، اس کو چھ مہینے دیئے جاتے ہیں کہ اب Within six months آپ کام سٹارٹ کردیں، تو یہ سر، Agreement تقریباً 31 دسمبر، 2024 تک Sign ہو جائے گا، اس کو پھر اگلے چھ مہینے دیئے جائیں گے کہ آپ کی اپنی جو Requirements ہیں، کوائف وغیرہ، وہ پورے کردیں، آپ کام سٹارٹ کر دیں، وہ سر، دس دنوں میں بھی کام سٹارٹ کرسکتے ہیں، تین مہینوں میں بھی، ان کو چھ مہینے احتیاطی طور پر دیئے جاتے ہیں، میرا خیال ہے کہ جو Investor ہے، وہ جلد سے جلد کام اس میں شروع کرے گا، وجہ یہ ہے کہ یہ Investment کے اوپر پھر By the end of agreement جو پراجیکٹ ہے، اس کو جب Conclude کیا جاتا ہے تو اس کا ریونیو اس کے بعد سٹارٹ ہوتا ہے، وہ اس سے اپنا Revenue generate کرتے ہیں اور یہ پچیس سے تیس سال کے اندر یہ Agreement sign ہوتا ہے، جو کام کرنے والے ہیں، اور گورنمنٹ کے درمیان یہ تمام تفصیل ہے، اور ان شاءاللہ ان کو Date wise سارا کچھ ڈیٹیل سے Provide کیا جاچکا ہے۔ .Thank you so much, ji

جناب سپیکر: جی احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: یہ فیصلہ میں آپ پہ چھوڑتا ہوں، آپ خود فیصلہ کرلیں، آپ اگر مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس وقت۔

جناب احمد کنڈی: تو میں نے جو سوال کیا ہے، اگر اس کا جواب آپ کو بھی مل گیا ہے تو بس میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب وزیر محترم، بڑے پیارے انداز میں انہوں نے بڑی معنی خیز بات کی ہے، لب لباب یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹس جھوٹ بولتے ہیں، وہ سچی بات یہاں نہیں بھیجتے، بس گول مول چیزیں اور اس کی Drafting ٹھیک نہیں ہوتی اور بس یہ کام کھپانے کے لئے کام کرتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹس کو اس میں Clear چیزیں لکھ کر اسمبلی کے اندر پیش کرنی چاہئیں، اس طرح تو پھر کل کو ہم ان کے جوابات کو Accept ہی نہیں کریں گے۔

وزیر قانون: سر، اصل میں کنڈی صاحب کی اس میں Interest ظاہر کرنے کی وجہ سمجھ آرہی ہے کیونکہ ان کا تعلق بھی South belt سے ہے اور میرا تعلق بھی South belt سے ہے، آپ کو اس کا بھی اندازہ ہو گا کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب کا تعلق بھی ڈی آئی خان South belt سے ہے، میرا تو خیال نہیں کہ ڈیپارٹمنٹ اس میں کوئی Disinformation یہاں پہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ جواب میں نے بھی پڑھا ہے، یہ میرے سامنے ہے، یہ گول مول ہے، مگر آپ کی بات سے میں مطمئن ہو گیا ہوں کہ آپ کا، کنڈی صاحب کا اور جناب سی ایم کا تعلق ایک ہی Belt سے ہے تو We hope کہ یہ Within time جو ہے سٹارٹ ہو جائے گا۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، اس میں اصل میں Clarity اس لئے نظر نہیں آرہی، لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی اے ڈی پی پراجیکٹ ہو گا، یہ اصل میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پہ Investor ساری Investment کرتا ہے، اس پراجیکٹ پہ، تو اس وجہ

سے اس کا Initial process جو ہے وہ شروع ہے ان شاءاللہ، By the end of this year وہ مکمل کیا جائے گا اور یہ انفارمیشن غلط نہیں ہے، آپ Rest assure اور یہ ہاؤس کو میں Ensure کراتا ہوں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا جی۔

Question No. 170, Mr. Ahmad Kundi. Answer be taken as read.

* 170 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں گنے کی کاشت ہوتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو خیبر پختونخوا کے کن کن اضلاع میں گنے کی کاشت کتنے رقبے پر ہوتی ہے؛

(ج) صوبہ بھر میں سالانہ گنے کی پیداوار کتنی ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبہ خیبر پختونخوا میں گنے کی کاشت 94383 ہیکٹر رقبے پر ہوتی ہے جن میں ضلع بنوں، لکی مروت، ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک، ہری پور، کوہاٹ، ہنگو، مردان، صوابی، بونیر، ملاکنڈ، پشاور، چارسدہ، نوشہرہ اور ضلع خیبر شامل ہیں، ضلع وار رقبے کی تفصیل موصولہ از محکمہ زراعت کراپ رپورٹنگ سروسز کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) صوبے میں گنے کی سالانہ پیدوار 5158674 میٹرک ٹن ہے، ضلع وار رقبے کی تفصیل موصولہ از محکمہ زراعت کراپ رپورٹنگ سروسز بھی لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش یہ تھی کہ پختونخوا میں کن اضلاع میں گنے کی کاشت کتنے رقبے پر ہوتی ہے اور اس سے پیدوار صوبے بھر میں سالانہ کتنی ہوتی ہے؟ اس کی ڈیٹیل، ایگریکلچر منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی ڈیٹیل یہاں پہ آگئی ہے، میں صرف اتنی گزارش کرتا چلوں کہ ہمارے گنے کے Indicators mention کرنے کا مقصد یہ تھا، ہمارا ڈیرہ اسماعیل خان تقریباً کوئی بیس ہزار ہیکٹر کے اوپر یہاں پہ گنا ہوتا ہے اور Round about تقریباً اگر آپ اپنی ڈاکیومنٹ دیکھ لیں پختونخوا کی، تو 2022-23ء میں ہمارے ڈی آئی خان میں سولہ لاکھ ٹن گنا ہوا تھا جبکہ ابھی جو آپ فگر دے رہے ہیں، وہ بارہ لاکھ، تیرہ لاکھ Round about ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ Decrease کیوں آیا؟ یہ اس لئے آیا کہ ہمارا چشمہ رائٹ بینک کینال جو ہے جو کہ آپ کی گورنمنٹ میں سی سی آئی میں Decision ہوا تھا، جو Portion ڈیرہ اسماعیل خان کے پاس ہے یا خیبر پختونخوا کے پاس ہے، وہ یہ لے لے اور جو پنجاب کے پاس ہے وہ پنجاب لے لے، خیبر پختونخوا نے یہ زحمت نہیں کی اور جو سی سی آئی کا Decision تھا، اس کو Implement نہیں کیا جبکہ پنجاب نے کر دیا تھا، یہ اس وقت ہوا تھا جب خان صاحب کی گورنمنٹ تھی، یہ بڑا اچھا Decision تھا لیکن ہماری گزارش یہ ہے کہ جو آپ کی صوبائی حکومت سوئی ہوئی ہے، تین سال، چار سال تقریباً اس فیصلے کے ہو چکے ہیں اور سی سی آئی سب سے Important body ہے جس میں یہ فیصلہ ہوا ہے لیکن آپ Implement نہیں کر پا رہے اس کو، خدارا جس کی وجہ سے ہمیں نقصان کیا ہوا، وہ سولہ لاکھ ٹن گنا یا سترہ لاکھ ٹن گنا جس کی قیمت تقریباً اربوں روپے بنتی ہے، دس ہزار روپے

ٹن ہے، آپ حساب کر لیں، وہ Decrease ہو رہا ہے اور اس سے اور بھی اس کا Impact زیادہ جائے گا کیونکہ ابھی تک چشمہ رائٹ بینک کینال دوبارہ Construct نہیں ہو سکا، تو میری گزارش یہ ہے، یہ فگر دینے کا مقصد یہی ہے، آپ Comparison کر لیں، اس سے پچھلے سال سے یہ Decrease ہو رہا ہے جس سے پورے صوبے کو نقصان ہو گا، خدارا اس CCI Decision کو Implement کریں، اس صوبے کو بھی بچائیں اور ڈیرہ اسماعیل خان کو بھی بچائیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب وزیر زراعت۔

وزیر زراعت: شکریہ جناب سپیکر، معلومات تو کنڈی صاحب کے پاس ساری پہنچ گئی ہیں جو Provide کی گئی ہیں، ہمارے ہاں 94383 ہیکٹر رقبے پر یہ کاشت ہوتی ہے جس میں 24-2023ء میں ہماری جو کل پیداوار ہے، وہ 5158674 میٹرک ٹن ہے، ضلع وائز بھی ہم نے اس کو دی ہے، جہاں جہاں جس جس ضلع میں یہ پیداوار ہوتی ہے، باقی جو Recommendation کنڈی صاحب نے دی ہے، اس کے لئے ہم Working کر رہے ہیں اور گومل زام والی سائیڈ پہ بھی اور ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں پر ہم Discourage کرنا چاہتے ہیں کہ وہ گنا کاشت نہ کریں، کچھ ٹیکنکل چیزیں ہیں اور کچھ Recommendations ہیں مختلف ہمارے بورڈز کی، کنڈی صاحب اگر ٹائم تھوڑا سا ہمیں دے دیں، ان کے ساتھ چونکہ یہ انہی علاقے کے ہیں جہاں پر ڈیرہ اسماعیل خان کو انہوں نے ریفر کیا ہے، اس سلسلے میں ان سے بھی ہم مشاورت کریں گے جس طرح انہوں نے Mention کیا کہ پنجاب نے اس پالیسی کو Adopt کیا اور ہم نے ابھی تک Adopt نہیں کیا، تو کچھ ہماری بھی Complications ہیں اور کچھ ہمارے تحفظات بھی ہیں، اس سلسلے میں ضروری نہیں ہے کہ میری پارٹی کی اگر وفاق میں حکومت ہو اور کوئی چیز میرے صوبے کے مفاد میں نہ ہو تو یہ میں نہیں دیکھتا ہوں کہ میری پارٹی کی حکومت ہے، لازمی میں وہی بات کروں گا، نہیں ہم اپنے صوبے کے تحفظات کو بھی دیکھیں گے اور ہمیں کس چیز میں فائدہ ہے، کس چیز میں نقصان ہے؟ کچھ جگہوں پہ ایسا ہے کہ ہم کوئی اور Crop جو ہے، Develop کرنا چاہتے ہیں اور گنا اس طرح بتدریج بڑھتا جا رہا ہے، اسی طرح شوگر ملز ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ شوگر ملز مزید نہ لگیں، ڈیرہ میں، یہ میرے خیال میں کنڈی صاحب بھی یہی چاہتے ہونگے کہ مزید شوگر ملز نہ لگیں کیونکہ ابھی گومل زام پراجیکٹ بھی Complete نہیں ہوا اور کچھ علاقے جو چشمہ رائٹ بینک والی اس سائڈ پہ ہیں، Tail end پہ ہم کچھ Activities بھی کرنا چاہتے ہیں، جس طرح ٹیوب ویلز ہو گئے کیونکہ اس علاقہ میں پانی نہیں پہنچ رہا ہے، اس کے لئے ہم ایک پراجیکٹ لانے کی کوشش کر رہے ہیں، اگر Financial ہمیں تھوڑا سا Space مل گیا تو ان شاءاللہ کنڈی صاحب کو ہم Onboard لیں گے، اس سلسلے میں ان کے جو تحفظات ہیں وہ بھی ہم دیکھیں گے اور کوشش کریں گے کہ یہ سارے ایشوز ان کے ساتھ مل بیٹھ کر Settle ہو جائیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

Question No. 193, Ahmad Kundi Sahib. Answer be taken as read

* 193 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ میں تعمیراتی کمپنیوں کی رجسٹریشن سے سالانہ کتنے پیسے وصول ہوتے ہیں، نیز پاکستان کے دیگر محکموں کی طرح بغیر رجسٹریشن کے کوئی کمپنی بولی میں حصہ لے سکتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شکیل احمد (وزیر مواصلات و تعمیرات) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ میں تعمیراتی کمپنیوں کی رجسٹریشن کے لئے چیف انجینئر سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے یکم جولائی 2023ء سے یکم اگست 2023ء تک Manual bill کے ذریعے 74.215 ملین رجسٹریشن فیس کی مد میں جمع کئے تھے، اس کے بعد خیبر بینک میں Designated account کھولا ہے جس میں کنٹریکٹرز رجسٹریشن فیس / رینیول رجسٹریشن فیس جمع کی جاتی ہے، Current financial year 2023-24 یکم اگست سے اب تک 134.112 ملین روپے رجسٹریشن رینیول کی مد میں بینک اکاؤنٹ کے ذریعے وصول ہوئے ہیں جس کو محکمہ باقاعدہ طور پر Quarterly basis پر ٹریژری میں ٹرانسفر کرتا ہے۔ اس سے پہلے رجسٹریشن فیس ڈویژنل سطح پر جمع ہوتی تھی جس کی Reconciliation میں کافی بے قاعدگیاں اور مسائل ہوتے تھے، بینک اکاؤنٹ میں رجسٹریشن فیس جمع کرنے سے اس میں Reconciliation کے مسائل حل ہوگئے ہیں اور Transparency آگئی ہے، پاکستان میں دیگر محکموں کی طرح مواصلات و تعمیرات میں بھی بغیر رجسٹریشن کے کوئی بھی کمپنی بولی میں حصہ نہیں لے سکتی، محکمہ میں باقاعدہ Computerized E-Tendering / E-bidding system متعارف کیا گیا ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، اس میں میری گزارش یہی تھی جو تعمیراتی Basically construction companies جو ہوتی ہیں، ان کی رجسٹریشن کی مد میں صوبے کے پاس پیسے آتے ہیں اور اگر آپ اس کا جواب دیکھیں، میرے خیال میں ورکس اینڈ سروسز کا منسٹر غالباً نہیں ہے ناں، مطلب وہ ادھر موجود نہیں ہے، کون ہے؟ شکیل، میری گزارش یہی ہے، یہ بڑا Important سوال ہے، خوش قسمتی سے میں خود بھی سول انجینئر ہوں، مجھے اس چیز کی تھوڑی بہت سمجھ ہے، پچھلی دفعہ بھی جب اکبر ایوب صاحب منسٹر تھے، ورکس اینڈ سروسز کے، غالباً یہاں پہ ہمارے صوبے میں رجسٹریشن کے نام پہ پیسے جمع کئے جاتے ہیں اور جب کوئی بڑی Bid آتی ہے تو اس میں وہی رجسٹرڈ کمپنیاں انہی کی Monopoly رہتی ہے، باہر سے کسی کو آنے نہیں دیتے کیونکہ اس نے رجسٹریشن نہیں کی ہوتی، میری گزارش یہ ہے کہ پورے پاکستان میں ابھی جو Practice چل رہی ہے یا پوری دنیا میں Practice چل رہی ہے، وہ رجسٹریشن کا جو عمل ہے وہ ختم ہے پوری انجینئرنگ میں، اگر آپ کے پاس انجینئرنگ کونسل کی رجسٹریشن ہے تو You are eligible، آپ وہ کر سکتے ہیں، خدارا یہ پیسے بھی بہت تھوڑے ہیں، آپ ان کمپنیز کو بلاک کر رہے ہیں جو کہ نامور کمپنیاں ہیں، پورے پاکستان کی بڑی بڑی کمپنیز، اس رجسٹریشن کی مد میں میری گزارش یہی ہوگی، اس سوال کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ ہم وہاں پہ Deliberation کریں، اس سے صوبے کو فائدہ ہوگا، نامور کمپنیز آئیں گی، اس سے آپ کا ریونیو مزید Generate ہوگا، یہ جو کہتے ہیں، 130 ملین آپ نے لکھا ہے، اس سے زیادہ پیسے آپ کو سالانہ ملیں گے، یہ میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جی بالکل، جناب سپیکر، اس کا جواب تو کنڈی صاحب کو مل چکا ہے اور اگر یہ چاہ رہے ہیں کہ اس کو ریفر کیا جائے کمیٹی کو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 193 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Standing Committee. Question No. 231, Ms. Sobia. Answer be taken as read.

* 231 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی بی ایم سی کو پشاور میں قائم کالونیوں کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 2020ء سے 2024ء تک فنڈ ملا ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ فنڈ مختلف کالونیوں اور ان کے اندر ہر ایک سرکاری گھر کے لئے علٰیحدہ علٰیحدہ فنڈ مختص کیا گیا تھا;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مالی سال 2020ء سے 2024ء تک سول کوارٹرز میں سی ٹائپ گھروں کے لئے کتنا کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، جس ٹھیکیدار نے کام کیا ہے، اس کا نام، سب انجینئرز کی ایم بی کی فوٹو کاپیاں گھر وائز اور سال وائز علٰیحدہ علٰیحدہ فراہم کی جائیں؟

جناب شکیل احمد (وزیر مواصلات و تعمیرات) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2020-21-22ء میں پشاور میں قائم کالونیوں کی دیکھ بھال کے لئے فنڈز جاری کئے گئے تھے، اس کے بعد سال 2024ء تک ایم اینڈ آر پر حکومت کی طرف سے پابندی لگائی گئی تھی۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سال 20-2021ء اور 2021-2022ء میں پشاور میں قائم کالونیوں کی دیکھ بھال کے لئے جو فنڈز جاری کئے گئے تھے، ان کی تفصیل لف ہے۔ (ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا یہ کوئسچن سی اینڈ ڈبلیو کے اوپر ہے، آیا یہ درست ہے کہ پی بی ایم سی کو پشاور میں قائم کالونیوں کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 2020ء سے 2024ء تک فنڈ ملا ہے؟ جواب مثبت میں آیا ہے کہ جی ہاں، یہ درست ہے، 22-21-2020ء میں پشاور میں قائم کالونی کی دیکھ بھال کے لئے فنڈز جاری کئے گئے تھے، اس کے بعد سال 2024ء تک ایم اینڈ آر پر حکومت کی طرف سے پابندی لگائی گئی تھی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ (الف) کے حصے میں ان لوگوں نے کہا ہے کہ 2021ء کے بعد کوئی پیسے خرچ نہیں ہوئے کہ اس پہ پابندی لگی ہے لیکن یہ ایک ثبوت ہے، Next year

2022-23 کا جس میں ان لوگوں نے کہا کہ پابندی، جس میں سے دس کروڑ روپے ان لوگوں نے نکالے ہیں، اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے پاس یہ بھجوا دیتی ہوں جس میں آپ خود دیکھ لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ضرور بھجوائیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہاں جناب سپیکر، دس کروڑ نکالے ہیں اور جن جن گھروں میں ان لوگوں نے یہ نام اور یہ پیسے دیئے ہیں، وہ سب ممبرز میرے پاس آئے تھے کہ کسی گھر میں یہ پیسے خرچ نہیں ہوئے، یہ برائے نام ہے، اس Year میں یہ دس کروڑ روپے نکالے گئے ہیں، یہ Maintenance میں جناب سپیکر صاحب، باقی سب میں 'ہاں' لکھا ہے، اگر اس ایوان کو یہ غلط بیانی اس طرح Questions / answers میں یہ بھیجتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو 2022ء کا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: 23-2022ء کا ہے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ ایشو 02-11-2022 کا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: 23-2022ء کا ہے، آپ اس کے اوپر Date دیکھیں، اس میں 23-2022ء لکھا ہے کہ 23-2022ء کو یہ ہوا ہے تو اس میں یہ جو دس کروڑ روپے کسی گھر میں ان سالوں میں یہ خرچ نہیں ہوئے ہیں، یہ 22-2021ء کا ان لوگوں نے کہا ہے، تو جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آگے چلیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، یہ کوئسچن جو ہے، باقی جواب مثبت میں آیا ہے کہ 'جی ہاں' اور یہ جو MBs (Measurement Books) بھجوائی گئی ہیں جس میں سے میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آپ لوگوں کی ڈیٹیل اور جو MB ہے، یہ مجھے بھجوائیں تو اس میں صرف دو تین گھروں کی Maintenance بھجوائی گئی ہے، باقی گھروں کی اس میں ڈیٹیل بھی نہیں بھجوائی Answer میں، Incomplete answer بھجوایا گیا ہے جو اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو جاتا ہے، اس سے اگر ہم کوئی کوئسچن کر لیں تو کم سے کم Complete اور مکمل جس چیز کا ہم نے ان سے جواب مانگا تھا، جہاں سے ہمیں اس میں Fault نظر آرہا تھا، جس میں سے ہم نکال رہے تھے، اس کا جواب ان لوگوں نے دیا ہی نہیں، جو ان کے پاس دو تین گھر تھے، ان کی MBs بھجوا دی گئیں، باقی گھروں میں ان لوگوں نے کام ہی نہیں کیا، باقی Answer کا MB اور اس کے وہ ہمیں بھجوایا نہیں ہے، اس Answer میں نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں ریکویسٹ کرتی ہوں کیونکہ منسٹر صاحب بھی نہیں آئے اور پتہ نہیں کہ سی اینڈ ڈبلیو کی طرف سے بھی کوئی آیا ہے کہ نہیں آیا؟ بڑے لوگ ہیں، جناب سپیکر صاحب، اگر یہ آپ کمیٹی میں بھجوائیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: شکریہ جناب سپیکر، اس کا Reply ڈیٹیل سے آچکا ہے، میرے خیال میں یہ 2020-21ء اور 2021-22ء کی ڈیٹیلز ہیں جو M&R کی مد میں کالونیوں کو Provide کی گئی ہیں۔ سر، ڈیٹیل تو ساری اس کے ساتھ Annexed ہے، اگر یہ Satisfy نہیں ہیں تو اس کو تھوڑا سا یا Delay کر دیں، جب منسٹر صاحب آجاتے ہیں تو وہ ان کو Reply کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، ساتھ میں میں نے ثبوت بھی دیا ہے، اگر سر کو سمجھ نہیں آئی تھی تو میں اس کے ڈیسک پہ چلی جاتی ہوں ان کو بتا دیتی ہوں، دکھا دیتی ہوں، جو کوئسچن آیا ہوا ہے، جو اس میں Answer ہے، یہ جو میں نے آپ کو دیا ہے، اس کی کوئی ڈیٹیل اس میں نہیں ہے میرے پاس، تو اس میں سر، اگر یہ اس طرح کوئسچنز، تو اس ایوان کی آپ خود سوچیں، جب ایک محکمہ Complete جواب بھی نہیں دیتا اور کہا ہے کہ ہر ایک Maintenance کی ہر ایک MB چاہیئے، اس کی MBs جو ہے وہ Complete نہیں دی گئیں، دو تین گھروں کی دی ہیں، مطلب کسی گھر میں ان لوگوں نے ایک لاکھ کا کام کیا ہے، اس پہ دس لاکھ نکالے، کسی گھر میں یہ پچاس ہزار صرف ہوئے ہیں تو اس میں بھی بیس لاکھ اس کے پیچھے ڈالے ہوئے ہیں، وہ اس طرح سر، یہ ہمارے صوبے کا حال ہے، یہ کس طریقے سے یہ چلے گا؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

وزیر قانون: ان کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھا دیتے ہیں، اگر اس کے باوجود بھی یہ Satisfy نہیں ہوئیں تو پھر آگے جس طرح کا حکم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کمیٹی کے اندر ہی یہ ڈیپارٹمنٹ کے افسر آئیں گے اسی طرح، تو وہ ہم سے کہاں مل سکتے ہیں وہ آفیسرز؟ اور کمیٹی میں بھیج دیں، کمیٹی میں وہ جنہوں نے ہی کئے ہیں وہ آجائیں گے، جو جو افسر ہیں، ان کے بھی نام آئے ہوئے ہیں۔

وزیر قانون: جی بھیج دیں بالکل، ضرور۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ادھر سے ہم ان سے پوچھ لیں گے Proper forum پہ۔

جناب سپیکر: بھیج دیں جی، کمیٹی کو۔

وزیر قانون: جی، ہم بھی Transparency چاہتے ہیں تو ضرور بھیجیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں وزیر صاحب، ایک بات تو بڑی واضح ہے ناں، جتنے بھی آج کوئسچنز آئے ہیں، کوئی بھی ایم پی اے صاحب ان کے جوابات سے مطمئن نہیں تھا، اگر ڈیٹیلز ہیں تو وہ پوری نہیں ہیں، ادھوری ہیں، گول مول باتیں کی ہوئی ہیں، اگر ڈیپارٹمنٹس کا یہی رویہ ہے، یہ پچھلی مرتبہ بھی ہم یہی دیکھتے رہے ہیں کہ گول مول کرکے، یہ آپ اس بات کو واضح کیوں نہیں کرتے ہیں کہ آپ Protector نہیں ہیں ان کی غلط چیزوں کے؟ ان کو واضح کریں، یہ ٹھیک جوابات دیا کریں تاکہ لوگوں تک حقائق پہنچیں اور اس پہ باتیں ہوں، کریں یہ اور بھگتیں ایم پی ایز اور منسٹرز، یہ بھی کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 231 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Standing Committee. Question No. 230, Ms. Sobia Shahid. Answer be taken as read.

* 230 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی زیر نگرانی ڈائریکٹوریٹ آف پراونشل بلڈنگ مینٹی ننس سیل کام کر رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹوریٹ کے ذمہ پشاور میں قائم سرکاری کالونیوں کی دیکھ بھال اور مرمت کا کام ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر ایک کالونی کے لئے اپنا اپنا ایکسئن، ایس ڈی او، سب انجینئرز اور دیگر سٹاف متعین ہوتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جنوری 2018ء سے دسمبر 2023ء تک سول کوارٹرز اور سول کالونی کوہاٹ روڈ کے لئے کون کون ایس ڈی اوز اور سب انجینئرز اور دیگر سٹاف تعنیات رہے، ان کے نام، مدت تعیناتی، بمعہ آرڈرز فراہم کئے جائیں؟

جناب شکیل احمد (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) سال 2018ء تا 2023ء تک سول کوارٹرز اور سول کالونی کوہاٹ کے لئے کون کون ایس ڈی اوز اور سب انجینئرز اور دیگر سٹاف تعنیات کئے گئے تھے، ان کے نام، مدت تعیناتی بمعہ آرڈرز لف ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں اس سے Satisfied ہوں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب مرتضیٰ خان، ایم پی اے صاحب، 11 یوم، 21 تا 31 جولائی 2024ء؛ جناب ڈاکٹر امجد علی صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، ایک یوم، جناب محمد اقبال خان، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، چار یوم، یعنی 23 تا 26 جولائی، جناب طارق محمود صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، محترمہ شہلا بانو صاحبہ، ایم پی اے، ایک یوم، جناب پختون یار

خان صاحب، منسٹر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، ایک یوم، جناب زاہداللہ خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب گل ابراہیم صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب عجب گل صاحب، ایم پی اے ایک یوم۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Sajjad Ullah, MPA, to move his call attention notice No. 40, in the House.

جناب سجاداللہ: شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقے میں تین مردانہ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکولز موجود ہیں لیکن مذکورہ تین سکولوں میں کوئی پرنسپل، ہیڈ ماسٹر اور نہ ہی کوئی سبجیکٹ سپیشلسٹ ڈیوٹی پر مامور ہے جس کی وجہ سے اہل علاقہ کے طلباء اور والدین سخت بے چینی اور احساس محرومی میں مبتلاء ہیں، میں اس کے ساتھ تھوڑا سا ایک Add کرنا چاہتا ہوں، 2005ء کے زلزلے اور 2010ء کے فلڈز کے بعد پوزیشن ابھی یہ ہے کہ اس وقت جو بچوں کے سکولز ہیں، میل سکولز ہیں، 215 سکولز میں سے 103 جو ہیں، Building less ہیں اور اسی طرح ستانوے جو بچیوں کے سکولز ہیں، ان میں سے پچیس سکول جو ہیں وہ Building less ہیں، لوگ باہر پڑھ رہے ہیں اور میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ فگرز آپ دوبارہ ایک مرتبہ بولیں۔

جناب سجاداللہ: سر، یہ 215 سکولز ہیں ٹوٹل میرے گورنمنٹ پرائمری سکولز، مڈل سکولز اور ہائر سیکنڈری سکولز، ان میں سے 103 سکولز جو ہیں وہ Building less ہیں، پھر بچیوں کے جو جو سکولز ہیں، GGPS، GGMS، وہ ستانوے میں سے پچیس جو ہے ناں Building less ہیں، یہ 2010ء کے فلڈز اور 2005ء کے Earthquake کے بعد یہ سکولز Demolish ہوئے تھے، اس کے بعد ابھی تک یہ پوزیشن ہے۔۔ اچھا سر، ایک سر، میرا ضلع جو ہے ناں سر، اس میں بالکل، میرے ضلع میں بچیوں کا ہائر سکول سر، ایک بھی نہیں ہے، سر، GGHS سکول میرے ضلع میں ایک بھی نہیں ہے سر، یہ پوزیشن ہے تعلیم کی، تو سر، میں آپ سے درخواست یہ کروں گا کہ ایک تو یہ میرے کال اٹنشن نوٹس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے اور منسٹر صاحب میرے خیال سے بیٹھے ہوئے ہیں، تو سر، میں درخواست یہ کرتا ہوں کہ ان اضلاع میں سکولوں کو، سر، جو ہمارے نئے اضلاع بنے تھے 2014 میں، ان کو ذرا سپیشل تھوڑی سی توجہ دی جائے اور سر، ہمارے بڑے Serious issues ہیں، Specially ایجوکیشن کے حوالے سے، تو ہم سر منسٹر صاحب کے ساتھ بھی بیٹھنا چاہتے ہیں۔ سر، اس Calling attention notice کو Kindly ایک کمیٹی میں ریفر کر دیں، بڑی مہربانی ہوگی سر۔

Mr. Speaker: Honorable Minister Education.

جناب فیصل خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب، ایم پی اے صاحب کے ساتھ میں بیٹھ جاؤں گا، جتنے جو ان کے ڈسٹرکٹس کے سکولز ہیں، جن کی فنڈنگ، وہ بھی میں ان کو Breakup دے دوں گا، ڈیٹیلز بتادوں گا، آپ کے جتنے بھی سکولز ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ GGPS کوئی سکول نہیں ہے تو We will sit down، آپ مجھے بتادیں کہ کون کون سی ڈیٹیلز ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ ابھی Coming year جو ہے، ہم Rent کے اوپر Rented buildings کے اندر سکولز کھولیں گے تو جو آپ کی Proposals ہیں، وہ میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور جو Feasibility وہ بنالیں گے، اس کے اوپر میرے ڈیپارٹمنٹ نے کام شروع کر لیا ہے، ہم ایک Drive run کریں گے، اگلے دو ہفتوں تک ان شاءاللہ جو Rented building کا ہمارا جو Plan ہے، اس کے اندر آپ Proposal دے دیجئے گا، جہاں جہاں آپ کو جو سپورٹ چاہیئے، وہ ہم Deliver کر دیں گے، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سجاد اللہ: سر، میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ ہمارے جو تین اضلاع ہیں، تین اضلاع کوہستان اپر، کوہستان لوئر اور کولائی پالس کوہستان، ان تینوں اضلاع میں سکولز، اور میرے والے ضلع میں تو Specially بچیوں کا کوئی ہائی سکول نہیں ہے اور ایجوکیشن کے بہت ہی بڑے Serious problems ہیں، ہمارے لوگ جس محرومی کے شکار ہیں، ہم اس وقت اس صوبے کے سیکنڈ کلاس شہری ہیں، میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں، صرف ایجوکیشن میں نہیں، بڑے ڈیپارٹمنٹس میں یہ مسئلے ہیں لیکن آپ Kindly ہمیں سپیشل ٹائم دیں، شیڈول کر کے آپ کے پاس رش بہت زیادہ ہوتا ہے، ہم کہتے ہیں کہ آپ ہمیں ایک Specific time دیں، ہم تینوں ایم پی ایز آپ کے پاس آئیں گے، تینوں اضلاع کے، اور اس ایجوکیشن کے حوالے سے ان کو Kindly ذرا Serious بھی لیں، یہ بہت ہی Important ہے ہمارے مستقبل کے لئے۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل جی، آپ آئیں اور تینوں ایم پی ایز میرے ساتھ بیٹھ جائیں، جو بھی آپ کی Proposals ہیں، میں آپ کو یہ بھی بتادوں گا کہ ہم نے کتنی ان کے اندر فنڈنگ کی ہے، کیا کیا، جون کے مہینے میں بھی جتنے جتنے پیسے گئے ہیں، ابھی جو پیسے آ رہے ہیں، اس کے اندر بھی جو ڈیٹیلز ہیں، میں آپ کو بتادوں گا، آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور جو بھی کوہستان کی ہمارے Colleagues ہیں، ان کے ساتھ، سب کے ساتھ میں بیٹھ جاؤں گا اور جو بھی چیزیں ہوں گی وہ کر لیں گے، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جب بڑے کھلے دل سے Offer کر رہے ہیں تو بس ٹھیک ہے، میرا خیال ہے اس کو پھر سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سجاد اللہ: ٹھیک ہے۔

Minister for Elementary and Secondary Education: Thank you.

Mr. Speaker: Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her call attention notice No. 57, in the House. Ms. Sobia Shahid Sahiba, MPA.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ضلع دیر لوئر منڈا کے یتیم خانہ مدرسہ میں آٹھ سالہ بچی کی پراسرار موت کی رپورٹ میں اگرچہ جنسی فائل کی طرف اشارہ موجود ہے لیکن واضح پتہ لگتا ہے کہ میڈیکل رپورٹ بھی سیاسی دباؤاور مداخلت کے نتیجے میں بنائی گئی ہے۔ رپورٹ میں ملزمان کو سہولت فراہم کرنے اور جرم کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ چار دن تک اس گرمی میں لاش کو چھپایا گیا اور جب تدفین ہونے لگا تو خاندان والوں کو اطلاع دی گئی، بستر گرنے جیسے نامعقول سبب کو جرم چھپانے کے لئے سبب قرار دیا، مزید اس واقعے کے بعد CCTV record بھی Delete کرانا واقعے کو مزید مشکوک بناتا ہے، یتیم خانہ دار عمر منڈا دیر لوئر میں اس سفاکانہ اور وحشیانہ درندگی کے بعد اس میں موجودہ باقی بچوں اور بچیوں کی حفاظت سوالیہ نشان ہے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ پورے پاکستان کا اور ہمارے صوبے کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، Last tenure میں بھی ہماری ایک کمیٹی اس پہ بنی تھی، ایک ایکٹ ہم بنا رہے تھے جس میں یہ تھا کہ ہم اس کو سرعام سزائے موت دیں گے لیکن پھر کچھ سیاسی، کچھ سفارشاتی دباؤ کی وجہ سے وہ Bill complete نہ ہو سکا۔ جناب سپیکر صاحب، 25 جون کو ریگی للمہ میں تین بچیوں کی لاش ملیں، 2019ء کا جو ہمارا ریکارڈ ہے، 2019ء میں 185 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، 2020ء میں 323 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں اور 2020-21ء میں 360 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، 2019ء میں جو کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، پشاور میں 42 کیسز ہیں، نوشہرہ میں 27 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، مردان میں 42، کوہاٹ میں 12، مانسہرہ میں 17، لکی مروت میں 08، چارسدہ میں 04 اور ڈی آئی خان میں 127 کیسز ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ایبٹ آباد میں last time شبنم کا جو کیس تھا، جو سولہ سال کی بچی تھی اور اس کے ٹیچر نے، اکتیس سال کے ٹیچر نے اس کے ساتھ زیادتی کی اور پھر بھی اس کی ایف آئی آر کوئی لے نہیں رہا تھا، اس کے ساتھ پھر چھ سات دنوں کے بعد وہ کیس، وہ لوگ ہائی کورٹ تک گئے، سپریم کورٹ تک گئے، سیشن کورٹ، پھر ہائی کورٹ لیکن وہی رپورٹ کی وجہ سے کیونکہ اس کا کوئی پہلے کیس ہی نہیں کر رہا تھا، اس کی میڈیکل رپورٹ کی وجہ سے کیونکہ اس میں دن زیادہ گزر جاتے ہیں، اس کے بعد پھر وہ جو ملزم ہوتا ہے وہ جرم اس نے کیا ہوتا ہے، اس کو بری کر دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب کوئی غریب جاتا ہے ایف آئی اے اور تھانوں میں تو کوئی ان کی یہ رپورٹ پہلے تو لیتا ہی نہیں ہے، ان کے ساتھ کوئی ہوتا ہی نہیں ہے کہ وہ پہلے دن اس کی رپورٹ لے، پہلے دن اس کا میڈیکل ہو تاکہ آگے سے ان کے ساتھ آئندہ لوگ جو ہیں ان کو سزا ملے اور آئندہ لوگ جو ہیں وہ یہ کام نہ کریں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو عدالتوں میں جو Ratio ہے، Eighty five percent لوگوں کو بری کر دیا جاتا ہے اور Fifteen percent لوگوں کو سزا دی جاتی ہے، وہ بھی جس کی بہت کوئی سفارش ہو، یہ جو غریب لوگ ہیں وہ تو بیچارے غرق ہو جاتے ہیں اور اس کی وہ بدنامی بھی ہو جاتی ہے اور کورٹ اور عدالتوں سے اور پولیس سے ان کو کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر صاحب، اس ایوان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے، یہ مجلس شوریٰ ہے اور آپ سے یہ ریکویسٹ ہے ہماری کہ ایسی

کمیٹی، یا تو سپیشل کمیٹی اس کے لئے بنائی جائے، جس طرح قومی اسمبلی میں ہے یا اس ایوان کی طرح، یا اس طرح کوئی عمل تا کہ اس کی روک تھام ہو اور اس میں اسی دن، اگر کوئی یہ شکایت کرے تو اسی دن اس کا میڈیکل کیا جائے اور اس کی ایف آئی آر درج ہو جائے۔ اگر دس دن تک ماں باپ ایف آئی آر درج کرتے رہیں بچیوں کی، تو جناب سپیکر صاحب دس دن بعد تو سب کچھ جب ایف آئی آر ہوتی ہے، پھر جب میڈیکل ہوتا ہے تو سب کچھ تو پھر ختم ہوتا ہے، پھر وہ جنہوں نے جرم کیا ہوتا ہے وہ بری ہو جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، اس سے صرف بدنامی لوگوں کو مل جاتی ہے کہ ان کی بچیوں کے ساتھ یا اوران کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے، تو آپ سے ریکویسٹ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ اس کے لئے کچھ کریں اور خاص کر جو منڈا کی جو بچی ہے اور ان کے والدین کے ساتھ مدد کی جائے اور اس ایشو کو جس طرح ان سیاسی لوگوں نے یا مولویوں کے دباؤ میں لوگ آتے ہیں کہ اس پہ کوئی بھی دباؤ نہ لے آئیں، ہمارے معاشرے کی حفاظت کے لئے کوئی کارروائی کریں جناب سپیکر صاحب، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر، یہ بڑا Unfortunate incident پیش آیا تھا، لوئر دیر منڈا کے مقام پر، منجیلو منڈا، جو ان کے Concerns ہیں کہ اس میں Proper investigation نہیں ہوئی تو میرے خیال میں اس میں Proper investigation ہو چکی ہے، ابھی بھی Underway ہے۔ اس میں کچھ چیزیں جو Samples ہیں، وہ Forensic lab کو بھیج دیئے گئے ہیں، ان کا جو ریزلٹ ہے وہ Awaited ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو DVRs ہیں CCTV footages کے، تو وہ بھی Forensic کی جو Required ان کی Formality ہے، اس کے لئے جو Record retrieval کے لئے بھیجا جاتا ہے تو وہ بھیجا گیا ہے، وہ Awaited ہے۔ اس ریزلٹ کے علاوہ اس میں جو Accused nominate کئے گئے تھے، ان کے Relatives کی طرف سے میرے خیال میں پولیس نے جو Dead body ہے وہ جنازے سے Recover کی تھی، اس کا باقاعدہ طور پر Postmortem کیا گیا تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کہ کیس رجسٹرڈ ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> Exactly، یہ باقاعدہ طور پر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ Court of Law میں ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> Exactly اسی طرح ہی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو پھر تو Let`s the law prevails.

<u>وزیر قانون:</u> اس میں تین Persons nominate کئے گئے تھے، ایک جو مدرسے کا متہم تھا، ضیاء الحق حیدری صاحب اور ایک ان کا بیٹا تھا ابو بکر، ایک ثناء اللہ جو سیکیورٹی گارڈ تھا، اس میں ہائی کورٹ نے لوئر کورٹ میں ان کے Bails reject ہو چکے تھے، ہائی کورٹ میں Juvenile grounds پہ ان کے بیٹے کو Bail دیا گیا ہے، اس کے علاوہ جو دو بندے ہیں، ان کا Bail reject ہے، Behind the bar ہے۔

جناب سپیکر: Sub judice ہے ناں، یہ Sub judice ہے۔
وزیر قانون: Investigation میں کوئی کوتاہی نہیں ہے اور جو تھوڑی بہت رپورٹ Forensic lab کے لئے بھیجی گئی ہے، وہ Awaited ہے، ابھی تو یہ Situation ہے اس کی۔
جناب سپیکر: محترمہ ثوبیہ۔
جناب ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں Already اس میں کہہ چکی ہوں کہ CCTV footage جو ہے اس کو Delete کر دیا گیا ہے۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ ادھر سن لیں، میری بات سن لیں، آپ سن لیں، بات یہ ہے، یہ کیس Sub judice ہے، کورٹ میں Under trial ہے، قانون اپنا راستہ نکالے گا، یہ جو باتیں آپ نے کی ہیں، وہ ہم تک پہنچ گئی ہیں، جو کیس Court of law میں ہے، میرا خیال ہے اس پہ، ڈیپارٹمنٹ موجود ہے جو آپ کے Concerns ہیں، جو آپ نے بیان کئے ہیں، وہ ہم گورنمنٹ کے Through جو ہے، Concerned departments تک، پولیس ڈیپارٹمنٹ تک، ہیلتھ تک، باقیوں تک پہنچا دیتے ہیں، Investigative officers تک پہنچا دیتے ہیں، اس میں Proper جو چیزیں اور جو کمیاں رہ گئی ہیں، جو کوتاہیاں اس میں اگر ہوئی ہیں، کوئی Negligence ہوا ہے تو اس کو دیکھیں، اس کو ٹھیک کریں، باقی یہ عدالت دیکھے گی، عدالت اس کے مطابق فیصلہ کرے گی، اب جو عدالت میں کیس ہے تو پھر ہم اس کو دوبارہ نہیں سن سکتے، وہ عدالت ہی سنے گی اس کو، تھینک یو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2024ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2024, in the House.
Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2024, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا فنانس مجریہ 2024ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. The Minister for Finance, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2024, in the House.
Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Finance (Amendment) Bill, 2024, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands introduced.
آج کے لئے جو ہمارا ایجنڈا تھا وہ Complete ہو گیا ہے۔ آپ بات کرنا چاہتے ہیں، جناب شفیع اللہ خان۔

جناب شفیع اللہ جان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں میڈیکل کالج تیمر گرہ کے بارے میں ایک دو باتیں کرنے چاہتا ہوں، یہ میڈیکل کالج 04 جولائی 2014ء کو جناب عمران خان بانی چیئرمین پاکستان تحریک انصاف وہ Former Prime Minister نے اس کا افتتاح کیا تھا، Inauguration، مگر بدقسمتی سے دس سال سے زیادہ کا عرصہ بیت گیا مگر یہ Functional نہ ہو سکا، اس میں Classes کا آغاز نہ ہو سکا جو ہیلتھ کے ذمہ داران کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جناب سپیکر، اس میڈیکل کالج میں چالیس اور پچاس ڈاکٹروں پر مشتمل اسسٹنٹ پروفیسرز کی Faculty اور One hundred thirty six clerical staff کی تقرری بھی ہو چکی ہے، ساتھ ہی سینیئر رجسٹرار کی تقرری بھی عمل میں لائی گئی ہے، یہ سارے مفت میں تنخواہیں لے رہے ہیں۔ اس میڈیکل کالج کے لئے Expensive medical related equipments کی خریداری بھی عمل میں لائی گئی ہے، پروفیسر کالونی کے لئے Three hundred forty canal پر محیط اراضی جس کی قیمت کروڑوں میں بنتی ہے، وہ بھی خرید لی گئی ہے۔ اس کالج میں Further construction & renovation پر ڈھائی ارب سے زیادہ کا پیسہ خرچ ہوا ہے لیکن بدقسمتی سے یہ آج تک جوں کا توں پڑا ہے۔ سپیکر صاحب، گو کہ اس پہ بہت بڑا Embezzlement ہوا ہے، فی الحال میں Embezzlement کی بات نہیں کرتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ Existing staff سے پرنسپل کی تقرری Sir, it is need of the day، اس ہفتے میں پرنسپل کی تقرری ہو جائے تاکہ یہ ہمارا کالج Functional ہو سکے کیونکہ ہمارے وہاں کے لوگ، Parents سراپا احتجاج ہیں، آپ سے میں رولنگ چاہتا ہوں، میں امید رکھتا ہوں، Almost ninety five (95) percent یہ Complete ہو چکا ہے، میں پرنسپل کی تقرری کے لئے آپ سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ رولنگ دیں۔

جناب سپیکر: وزیر صحت پہ میری نظر پڑی تھی، وزیر صحت موجود ہیں؟ یہاں ادھر دیکھیں، کسی لابی میں اگر ہیں تو بلائیں ذرا، جناب وزیر قانون۔

وزیر قانون: Sir, Minister for Population respond کریں گے کیونکہ ان کا تعلق اسی علاقے سے ہے، ان کی بات Already Minister for Health سے ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: جناب ملک لیاقت۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی بہبود آبادی): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میرا اور شفیع اللہ خان لالا، ہمایون خان، اعظم خان اور عبید، طارق، پانچوں کا اکٹھا ہمارے ضلعے کا مسئلہ ہے لیکن ابھی ہم منسٹر صاحب سے، آج ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے بات کی، اس نے کل کا دن ہمیں دیا ہے، اگر کل اس نے نہیں کیا تو پھر ہم اسمبلی میں دوبارہ لے کر آئیں گے لیکن کل کا دن ابھی اس نے دیا ہے کہ کل ہم اس کا جو جو سینیئر بندہ ہو، اسی بندے کی ان شاءاللہ ہم تقرری کریں گے، ان شاءاللہ کل یہ بات ختم کریں گے، کل اگر نہ ہو سکا تو پھر ہم دوبارہ واپس لے کر آئیں گے لیکن ابھی اس نے Promise کیا کہ کل کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا، آپ کی کافی Satisfactory بات ہے شفیع اللہ خان، جب ایسی کوئی بات ہو ناں تو منسٹر فوری طور پہ تیار نہیں ہوتے کسی چیز کے لئے تو آپ Writing میں ہمیں ذرا پہلے دے دیا کریں، ان کو ہم Inform کر دیا کریں تا کہ وہ جواب دیتے ہوئے ان کے پاس متعلقہ Information ہو، تو یہ جو ملک لیاقت صاحب نے بات کی ہے، یہ کافی امید افزا ہے، اس کو دیکھتے ہیں، اس پہ Writing میں بھی ہمارے آفس کو آپ کچھ دے دیں گے، پھر اس کو ہم اگلی Sitting میں جو ہے ناں، ان سے Proper جواب لے لیتے ہیں۔ جی داؤد شاہ۔

جناب داؤود شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، ایک دو قرار داد پیش کرنا چاہتے ہیں، قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: او، صبر کریں بھائی۔

جناب داؤد شاہ: اچھا۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

قرار دادیں

جناب داؤد شاہ : بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ سال 2011ء میں جرما اراضی کے مقیم لوگوں کو تقسیم انتقالات کا حکم نامہ جاری ہوا اور سال 2011ء سے 2018ء تک لوگوں کے انتقالات ہو رہے تھے لیکن 2018ء میں کیبنٹ فیصلے کے مطابق جرما اراضی کو مالکانہ حقوق کے لئے قانون سازی کا کہا گیا، لہذا اسمبلی سے سفارش کرتا ہوں کہ قانون سازی کا عمل جلد از جلد شروع کیا جائے تا کہ جرما کے عوام کو جائز حقوق مل جائیں، نیز وہ لوگ جنہوں نے انتقالات کے لئے فیس جمع کرر کھی ہے، ان کے انتقالات کا حکم نامہ بھی جاری کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جی داؤد، اور بھی ہیں، بولیں۔

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہرگاہ کہ حکومت خیبر پختونخوا کے اعلانات کے مطابق کوہاٹ کے مختلف علاقوں کی سرکاری زمینیں مقامی افراد میں تقسیم کی گئی تھیں لیکن ابھی تک ان زمینوں کو بہت سارے افراد کے نام پر منتقل نہیں کیا گیا، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کوہاٹ کے مختلف علاقوں چمبا، جرمہ، چکرکوٹ، شاہ پور، تورغ بالا، کنڈیالی کی سرکاری زمینیں جن افراد میں تقسیم کی گئی تھیں، ان کے نام پر منتقل کی جائیں تاکہ عوام کی تشویش کا ازالہ ہوسکے۔

جناب سپیکر: یہ کب تقسیم کی گئی تھیں؟

جناب داؤد شاہ: 2018ء میں جناب پرویز خٹک صاحب نے اعلانات کئے گئے تھے اور 2011ء میں جرمہ کے حوالے سے انتقالات ہوئے تھے، اسی طرز پر پرویز خٹک صاحب نے انتقالات کے لئے اعلانات وغیرہ کئے تھے اور ان زمینوں کے انتقالات کا ابھی تک کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

سہیل آفریدی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب محمد سہیل آفریدی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ سیاسی جبر و استبداد کے اس پر آشوب دور میں بانی چیئرمین جناب عمران خان صاحب کو جو کہ سیاسی قیدی ہیں، کو جیل میں نہ صرف سزائے موت کی کال کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے، بلکہ ذہنی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے جو کہ پاکستان کے سابق وزیراعظم اور کروڑوں پاکستانیوں کے عظیم لیڈر کے ساتھ اس طرح کا ناروا سلوک مرکزی اور پنجاب کی حکومت کے دامن پر سیاہ دھبہ ہے، اس طرح کے تحقیر آمیز سلوک سے تمام پاکستانیوں کو صدمہ پہنچا ہے، لہذا یہ ایوان پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جناب عمران خان پر جیل کے اندر ذہنی اور جسمانی تشدد بند کرکے ان کو باعزت اور ان کی حیثیت کے موافق سہولیات اور Cell دی جائیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

جی سہیل آفریدی صاحب۔

جناب محمد سہیل آفریدی: یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے واقعات، حادثات اور سانحات نے ثابت کیا کہ اس دھرتی کے سپوت اور دلیر بیٹے مراد سعید کی ہر بات سچ ثابت ہوئی، اس نے پوری قوم کے عظیم تر مفاد میں مملکت خداداد پاکستان کو آنے والے خطرات سے خبردار کیا تھا، اگست 2022ء اور اکتوبر 2022ء کی امن تحریک اور واقعات نے ایک طرف فیصلہ سازوں کی غلط پالیسیوں کو بے نقاب کیا تو دوسری طرف دہشت گردی کی تاریخ میں پہلی دفعہ یہ بھی پیغام ملا کہ ایک نوجوان نے قوم کو متحد کر کے ایک قطرہ خون بہائے بغیر امن کو بحال کرنے کی بھرپور کوشش کی، مراد سعید صاحب کی ملک سے بے لوث محبت کو غداری قرار دیا گیا اور بے جا بغاوت کے مقدمات درج کئے گئے لیکن اس نے سیاست، قومیت، لسانیت اور مفادات سے بالاتر ہو کر اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر قوم کو متحد کر کے پورے ملک کو امن کا پیغام دیا، پاکستان کے سبز ہلالی پرچم بلند کر کے ثابت کیا کہ وہ حق پر تھا اور اپنے وطن کی خاطر سب کچھ کر گزرنے سے دریغ نہ کیا، وقت نے ثابت کیا کہ آج ملاکنڈ اور پشاور ریجن میں جو امن ہے، لوگ اپنے گھروں میں سکون سے رہ رہے ہیں تو یہ اس نوجوان کی کاوشوں کی مرہون منت ہے، ملاکنڈ میں امن کے قیام کے بعد مراد سعید نے جنوبی اضلاع میں دہشت گردی کے آنے والی لہر کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے امن تحریک کا آغاز کیا لیکن اس کو حکومت وقت اور فیصلہ سازوں نے روپوشی پر مجبور کیا، اب جب وہاں حالات خراب ہو چکے ہیں اور مراد سعید کی بات ٹھیک ثابت ہوئی ہے تو اس پر بھی قوم سے معافی مانگ کر امن کے قیام کے حوالے سے واضح پالیسی دی جائے۔

لہذا یہ ایوان اس کو نہ صرف خراج تحسین پیش کرتا ہے بلکہ پر زور سفارش کرتا ہے کہ مراد سعید صاحب کے خلاف بنائے گئے تمام جعلی مقدمات ختم کر کے ان کو سیکیورٹی مہیا کی جائے اور امن کی بحالی اور خدمات پر ان کو تمغہ شجاعت سے نوازا جائے کیونکہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ان جیسے نوجوانوں کو سراہا جائے، ان کی خدمات کو تسلیم کیا جائے، نیز یہ اسمبلی یہ بھی مطالبہ کرتی ہے کہ جناب مراد سعید صاحب کو فی الفور منظر عام پر لایا جائے، ان کی سیکیورٹی اور حفاظت کو یقینی بنا کر تمام جعلی اور بے بنیاد مقدمات ختم کئے جائیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب عبدالسلام آفریدی صاحب۔

جناب محمد عبدالسلام: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سال 2008ء میں محکمہ صحت خیبر پختونخوا کی جانب سے MNCH (Maternal, Neonatal and Child Health) Program کے تحت تقریبا چودہ سو سے زائد Community

کی خواتین کو midwife کو باقاعدہ پاکستان نرسنگ کونسل سے ڈپلومہ کروا کر ان کو اپنے گھروں میں زچہ وبچہ کلینک کھول کر کمیونٹی کی خواتین کو بروقت خدمات پہنچانے کے لئے تعینات کیا گیا، یہ Community Midwife Workers گورنمنٹ کی طرف سے فراہم کردہ ادویات کے علاوہ زچہ وبچہ اور حاملہ خواتین کو طبّی خدمات بھی فراہم کرتی تھیں۔ سال 2020ء میں ان تمام Community Midwife Workers کو ماہانہ وظیفہ مبلغ پندرہ ہزار روپے دینا بند کر دیا گیا جو کہ تاحال بند ہے۔اس کے علاوہ تمام Midwife workers اپنی خدمات تاحال بہ طریق احسن سرانجام دے رہی ہیں، لہذا ہم اس معزز ایوان کے توسط سے حکومت سے سفارش کرتے ہیں کہ ان Community Midwife Workers کی سروسز کو Regularize کیا جائے، ان کو بقاجات سمیت ادائیگی کی جائے اور ان میں جن خواتین نے ٹریننگ یا پروفیشنل ڈپلومہ کئے ہیں، ان کو وہی سرٹیفیکیٹ دیئے جائیں، شکریہ۔

جناب سپیکر: آفریدی صاحب، یہ آپ نے لکھا ہے کہ پندرہ ہزار روپے، ٹھیک ہے، میرے خیال میں گورنمنٹ نے تو یہ Enhance کر دیا ہے، آپ کو نئے فگرز اس میں ڈالنے چاہیئے تھے بہر حال،

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

توقف کریں، ذرا صبر رکھیں، پہلے ریزولیوشنز لے لیں، پھر آپ سے بھی بات کراتے ہیں، کوئی ایشو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب، ثوبیہ شاہد صاحبہ، آپ پیش کریں گی اس ریزولیوشن کو، یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، محکمہ اعلیٰ تعلیم سے منسلک لیکچررز۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو یہ قرارداد ہے آپ کی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی سر۔

جناب سپیکر: مذمتی قرارداد ہے ان کی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی۔

جناب سپیکر: اچھا، میں سمجھا ریزولیوشن ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ریزولیوشن ہے ناں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ریزولیوشن ہے؟ مذمتی قرارداد ہے، یہ مذمتی قرارداد ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی سر۔

جناب سپیکر: میں ٹھیک سمجھا ہوں، ٹھیک ہے، پیش کریں جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: محکمہ اعلیٰ تعلیم سے منسلک لیکچررز اپنی خدمات بڑی ایمانداری اور خوش اسلوبی سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو وہ نہیں ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تئیس سال سے سرانجام دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو کسی اور کی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: دوسرے ملازمین کی طرح ان کو بھی مستقل بنیادوں پر تعیناتی کی جائے تاکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو نہیں ہے، یہ جو بول رہی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ایک منٹ، یہ آپ نے اس کی کاپی ہمارے پاس جمع کرائی ہوئی ہے، میرے پاس تو مذمتی قرارداد اور جرمنی کے اس کے حوالے سے ہے، یہ ابھی تک میرے پاس نہیں پہنچی، ذرا تشریف رکھیں، آپ کنڈی صاحب، یہ قرارداد پیش کر دیں، مذمتی قرارداد، میں یہ دیکھ لیتا ہوں۔

جناب احمد کنڈی: سر۔

جناب سپیکر: ہاں جی، خیر ہے ناں، کاپی آجائے تو پھر میں دیکھ لوں اسے، جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، یہ مذمتی قرارداد ہے، دونوں طرف سے، حکومت کی طرف سے بھی اور میں ان کا بھی مشکور ہوں، اپنے اپوزیشن کے فاضل ممبران کا بھی۔ چند روز قبل جرمنی کے شہر Frankfurt میں افغان شرپسند عناصر کی جانب سے پاکستان کونسل خانے پر پتھراؤ کیا گیا اور پاکستانی پرچم اتارنے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا کیونکہ غیر ملکی سفارتی تنصیبات کی سیکیورٹی وہاں کی مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہوتی ہے، اس حوالے سے پاکستانی عوام میں ایک طرف افغان شرپسندوں کے حوالے سے غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے، دوسری جانب جرمن حکام کی غفلت کی وجہ سے بھی تشویش پائی جا رہی ہے، لہذا یہ معزز ایوان ان جیسے واقعات کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور اس صوبائی ایوان کی وساطت سے وفاقی حکومت سے اس امر کا پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ واقعے کی تحقیقات کے سلسلے میں جرمن حکام سے بھرپور احتجاج ریکارڈ کروائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourab Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

جی ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، محکمہ اعلیٰ تعلیم سے منسلک لیکچررز اپنی خدمات بڑی ایمانداری اور خوش اسلوبی سے کئی سالوں سے سرانجام دے رہے ہیں، دوسرے ملازمین کی طرح ان کو بھی مستقل بنیادوں پر تعیناتی کیا جائے تاکہ ان میں پائے جانے والی بے چینی ختم ہو جائے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ دیگر تمام ملازمین کی طرح محکمہ اعلیٰ تعلیم کے لیکچررز کو مستقل کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ جو قرارداد آپ نے دی ہے، اس میں دو چیزیں ہیں، ایک انگریزی میں لکھی ہوئی ہے اور ایک اردو میں لکھی ہوئی ہے، آپ نے اردو والی پڑھ لی ہے، اوپر لکھا ہوا ہے، Functionalization of newly constructed established colleges including provision of transport facility Khyber Pakhtunkhwa, ADP No. so and so اتنا، ٹھیک ہے، یہ دو باتیں ہوئی ہیں اس میں، اور دوسرا یہ ہے کہ یہ قرارداد کہتی ہے کہ ان کو مستقل بنیادوں پر تعینات کیا جائے، یہ تو گورنمنٹ کا Affair ہے، گورنمنٹ اس میں کوئی Bill لائے گی یا کوئی امنڈمنٹ لائے گی تو پھر اس پہ بات کرے گی، یہ ہاؤس اس کی Recommendation تو کر سکتا ہے ناں، مگر یہ دوسری بھی آپ پڑھ لیں ناں، یہ دیکھیں، آپ پوری چیز پڑھا کریں، جب آپ دیتے ہیں، پھر اس چیز کی Reading بھی آپ ٹھیک کیا کریں۔

Ms. Sobia Shahid: Functionalization of newly constructed established colleges included provision of transport facilities Khyber Pakhtunkhwa ADP No. 800210635.

جناب سپیکر: اچھا، اس میں ایک چیز کی Explanation تھوڑی سی دیتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: بے شک Sign ہو، میں نے، میرا کام ہے، آپ کو وہ بات بتانی ہے جو میرے سامنے یہ کتاب پڑی ہوئی ہے، اس کے مطابق تو ممبران کے Signs اسی وقت Effective ہونگے جب وہ اس کتاب سے Match کریں گے، اس قرارداد کو آدھی ہم لیں گے، آدھی ہم نہیں لیں گے، ٹھیک ہے۔ دیکھیں، یہ Rule 123 کیا کہتا ہے:

"123. **Right to move resolution,-** Subject to the provisions of these rules, any Member may move resolution relating to a matter of general public interest:-"

اس کی Explanation کیا ہے؟

"**Explanation,-** "General public interest" means a matter of interest at Provincial or National level and does not include developmental projects for which resources, feasibility reports and other technical requirements are pre-requisite."

ٹھیک ہے ناں کیونکہ یہ اے ڈی پی اور اس میں Feasibility اور یہ جس چیز میں وہ Involve ہے، وہ ہم نہیں لیتے تو جو آپ سفارش کر رہے ہیں، لیکچرار کے لئے، وہ سفارش ہم حکومت کو بھجوا دیتے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ On کریں ناں تا کہ مجھے بات سمجھ آئے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ایک لیکچرر کے سامنے اگر آپ ان کی قرارداد منظور کریں، باقی اگر پھر گورنمنٹ نہیں کرتی یا ان کے لئے کوئی مسئلہ ہے یا وہ Bill لے کر نہیں آتی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ٹیچر والی قرارداد ہم آپ کی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: لیکن کم از کم اتنے ممبران نے Sign کی ہوئی ہے اور یہ ایوان جو ہے سر، یہ اتنی ساری قرارداد پاس ہو جاتی ہیں، ہر ایک پہ تو کام ہوتا بھی نہیں ہے، آپ کو پتہ ہے لیکن اگر یہ قرارداد آپ اس طرح Reject کریں تو میرے خیال سے ٹھیک نہیں رہے گا، یہ لیکچررز بھی ہیں، پھر۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیا پھر اسے زیادتی سمجھتی ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی سر۔

جناب سپیکر: آپ زیادتی سمجھتی ہیں، میں تو جو یہاں لکھا ہوا ہے، آپ اس کا Rule quote کریں میں اس کے مطابق لے لونگا۔

جناب احمد کنڈی: سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھہریں، دیکھیں کنڈی صاحب، ذرا توجہ فرمائیں، معزز ممبران توجہ فرمائیں، میں نے آپ کی Convenience کے لئے بیچ میں ڈائریکٹ یہ قراردادیں لینا شروع کر دیں، جو میں اب سمجھتا ہوں کہ نامناسب ہے، آئندہ کے لئے آپ حضرات جو قراردادیں Submit کریں گے سیکرٹری آفس میں، وہ Analyze ہوں گی، Analyzation کے بعد جو Admit ہونگی وہ یہاں پیش ہونگی، کیونکہ پھر اس قسم کی اس میں Complications arise ہو جاتی ہیں، پھر اس میں، اچھا دیکھیں۔

جناب احمد کنڈی: اس لئے ہم بھی وہ فائدے اٹھائیں لیکن طریقہ کار یہی ہے جو آپ کہہ رہے ہیں، ہونا بھی اسی طرح چاہیئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں دونوں پارٹیوں کو Leverage دیتا ہوں، دیکھیں حکومت کا بھی حق ہے، ان کو Leverage دی جائے اور آپ کا بھی حق ہے مگر جہاں کوئی ایسی بات آجائے ناں۔

جناب احمد کنڈی: لیکن سر، ایک بات بتادوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب احمد کنڈی: Parliamentary practice میں سپیکر جو ہے ناں، اس کے اوپر اپوزیشن کا زیادہ حق ہوتا ہے، یہ Parliamentary practice میں سپیکر جو ہے ناں، اس کے اوپر اپوزیشن کا زیادہ حق ہوتا ہے، یہ Parliamentary practice ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ ٹائم نکال لیں تو زیادہ آپ لوگ ہی بولتے ہونگے۔

جناب احمد کنڈی: نہیں، ٹائم کی بات نہیں ہے، ایسا کہہ رہا ہوں، حقوق کی بات کر رہا ہوں، تھینک یو۔

(قہقہے)

جناب احسان اللہ خان: منسٹر صاحب، یہ آپ کی بات بالکل درست ہے، ان کو کیا پتہ کہ For example آبنوشی ہے یا کسی کی کتنی سکیمز ہیں، ڈی آئی خان میں، یہ تو وہاں پہ نہیں رہتے، اب تو یہاں پر میں دیکھ رہا تھا، نہ کوئی سیکرٹری موجود ہے، نہ کوئی ڈیپارٹمنٹس کے کوئی نمائندگان موجود ہیں، یہ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، جب ہمارے سوالات ہیں، اگر ان کے پاس مطلب یہ ہمیں Satisfy نہیں کر رہے ہوتے تو یہاں پہ کم از کم ڈیپارٹمنٹس کے جو نمائندگان ہیں، ان کو تو بیٹھنا چاہیئے، وہ یہاں پر ہوتے ہی نہیں، پہلے بھی آپ نے اس طرف توجہ دلائی تھی لیکن کوئی بھی نہیں آتا۔

جناب سپیکر: آپ بھی بیٹھ جائیں، ٹھیک ہے، اس کو ہم نہیں لے رہے ہیں، ٹھیک ہے ناں، ثوبیہ بی بی، اس کو آپ نوٹس دے دیں، آفس میں پھر ادھر سے ہم اس کو Route کریں گے، ٹھیک ہے ناں، اس میں کچھ Complications ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، اس پر حکومتی ارکان کے Sign بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں، اس ایوان سے Message جانا چاہیئے، جو جس کی مرضی ہے اسے دیکھ لے ناں، یہ اس سے ایوان کی صحت پہ اثر نہیں پڑتا، ایوان میں یہاں اس لئے بیٹھا ہوا ہے کہ قاعدے اور قانون کے تحت کام کریں ناں، ایک جگہ Point out ہو گئی ایک چیز، آپ اسے سیکرٹری آفس میں جمع کر دیں، نوٹس دے دیں، اس کو ہم دیکھ لیں گے، یہ Admissible ہوئی تو ہم لے لیں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ صرف میری نہیں ہے، پوری گورنمنٹ کے اتنے ایم پی ایز نے Sign کئے ہیں اور میرے پاس بھی آئی، اگر اکیلے میرے Sign ہوتے، آپ کر لیتے، تو اس کو دیکھ لیں، اس میں کتنے ایم پی ایز کے ہیں، سارے گورنمنٹ کے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سارے گورنمنٹ کے تھے، ایک اکیلی میں اس میں اپوزیشن کی ہوں لیکن سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کا Point plead ہو گیا، ہم اس طرح کریں گے کہ ابھی میں Adjourn کروں گا، اس کے بعد میرے چیمبر میں آپ آ جائیں گی اور سیکرٹری صاحب بھی ہوں گے، انعام صاحب بھی ہوں گے، ہم اس کو دیکھ لیں گے، پھر اس کو کیسے لینا ہے؟ .Thank you very much میرا خیال ہے کہ کافی ہے، شاہ تراب صاحب، خیر ہے اس کو لے لیں گے، پہلے ادھر ہم ڈسکشن کر لیں ناں، اگر لوگ Educated ہیں تو وہ Disappoint نہیں ہوں گے، کوئی بھی Disappoint نہیں ہوتا، آپ بے فکر رہیں، ہم ان کے حقوق کے لئے لڑتے ہیں، یہ جتنے لوگ آئے ہوئے ہیں، یہ ایوان اس لئے ہے کہ عوام کو جس End پہ، جس سیکٹر میں، جس سیکشن میں کوئی پرابلم ہو تو اس کو Highlight کریں، صرف ہمیں قانون کے تحت اسے دیکھ لینا، ہم اسے دیکھ لیں گے، دوبارہ یہ آ جائے گی، کیوں پریشان ہوتی ہیں آپ؟

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، ڈسٹرکٹ ہنگو میں دو تحصیلیں ہیں، ایک تحصیل ہنگو، ایک تحصیل ٹل دوآبہ، چونکہ بد قسمتی سے جب الیکشنز آئے تو تحصیل کو کاٹ کر پورا ایک ضلع بنا دیا، یہاں پہ ایک علاقہ ہے، درشی متوخیل جو کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کو، اسے پڑھ لیں۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: کر رہا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ آپ کو تفصیل بھی پڑھ لوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، اس کو پڑھ لیں ناں، بس اس کو پڑھیں گے صرف۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: ڈیڑھ سال قبل ڈاکخانہ کربوغہ شریف ویلیج کونسل درشی مدوخیل کا نوٹیفکیشن تحصیل دوآبہ میں ہوا تھا، جس سے مکینوں کا کوئی اعتراض نہیں تھا، نوٹیفکیشن مذکورہ ریفرنس نمبر 28167 جو کہ Already درخواست میں Mentioned ہے، اس کے بعد مورخہ 2 اپریل 2024ء کو درشی متوخیل ریفرنس نمبر 8130 کو ڈاکخانہ شریف کربوغہ شریف ویلیج درشی متوخیل کا نوٹیفیکشن ضلع ہنگو سے اٹھا کر ضلع کرک تحصیل بانڈہ داؤد شاہ میں ہوا جس پر مکینوں اور وہاں کے جو رہائشی ہیں، ان سب کا اعتراض ہے، یہ ان کے لئے بالکل قابل قبول نہیں ہے، چونکہ پناہ گزین جو ہیں، وہاں پہ جو رہائشی ہیں، درشی متوخیل، ان کی آمد و رفت، لین دین، تعلق، کاروبار اور کاروبار کا رخ سب کچھ دوآبہ کی طرف ہے جس کا کل فاصلہ چودہ کلو میٹر ہے اور بانڈہ داؤد شاہ کی طرف، ضلع کرک کی طرف اس علاقے کا جو فاصلہ ہے، وہ پینتیس کلو میٹر ہے، لہذا آپ سے التجاء ہے، ریکویسٹ بھی ہے، حکومت وقت سے بھی اور آپ سے بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ تراب صاحب، جو کچھ آپ نے اس قرارداد میں لکھا ہے وہ پڑھیں، حرف بہ حرف۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: سر، وہی پڑھ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ جو آپ نے۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: سر، آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے، That's it.

جناب سپیکر: نہیں نہیں، پڑھیں اسے۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: پڑھ لی ہے سر، End تک وہی ساری Situation ہے ناں جو آپ کو بتا رہا ہوں، سر، قرارداد ختم کر کے بندہ تھوڑا Explain تو کرے ناں کہ مسئلہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، پہلے یہ Reading ہو جائے ناں تاکہ یہ ریکارڈ پہ آجائے۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: لہذا اس پہ غور و فکر کیا جائے، انصاف کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ویلیج درشی متوخیل کا تحصیل بانڈہ داؤد شاہ میں مذکورہ نوٹیفکیشن واپس کیا جائے، لہذا یہ اسمبلی حکومت سے اور آپ سے سفارش کرتی ہے کہ ضلع ہنگو کا علاقہ درشی متوخیل ہنگو سے علیٰحدہ نہ کیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

ٹھیک ہو گئی جی، بس یہ قرارداد تھی ناں، قرارداد ہو گئی، آپ کی Unanimous پاس ہو گئی۔ جناب اکرام اللہ غازی کا مائیک On کر دیں۔

جناب اکرام اللہ: شکریہ جناب سپیکر، آج میں ایک ایسے Topic جو خیبر پختونخوا کی اس ٹائم آواز ہے اور جس شخصیت کے بارے میں بات کرنا چاہ رہا ہوں، وہ ہمارے بڑے اور ہمیں انصاف سٹوڈنٹس فیڈریشن میں لانے والے عمران خان کا علم یونیورسٹی اور کالجوں میں بلند کرنے والے سب سے پہلے سٹوڈنٹ لیڈر تھے، ایک مڈل کلاس سے ان کا تعلق اور وفاقی وزیر رہ چکے ہیں، جن کے اوپر Zero corruption، ایک روپے کی کرپشن ان پہ حکومت نے ثابت نہیں کی، امن کے لئے آواز اٹھانے کی ان کو جو سزا دی گئی، آج وہ دو ڈھائی سالوں سے روپوش ہے۔ جناب سپیکر، اس ایوان کے توسط سے میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جناب مراد سعید صدر صاحب نے جو Slogan بلند کیا کہ آواز اٹھاؤ نہ کہ لاشیں اٹھاؤ، اس نے ایک قطرہ خون بہائے بغیر ملاکنڈ میں جو امن لایا اور جو تحریک چلائی، وہ پورے صوبے کے عوام جانتے ہیں لیکن ایک عام اور مڈل کلاس ہونے کی وجہ سے آج ریاست جو ان کے اوپر ظلم کر رہی ہے، جو جبر کر رہی ہے، ہمیں چاہیئے، ریاستی اداروں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کہ ایک محب وطن پاکستانی جو امن کی بات کرتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ پختونوں کو بندوق نہیں تعلیم دو، آج ان کو اس کی سزا مل رہی ہے، پختونوں نے ہمیشہ پاکستان کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے لیکن ان کے ایک ہی لیڈر کو آج روپوشی کا یہ عالم ہے کہ وہ منظر عام پہ نہیں آرہا، میرا اس ایوان کے توسط سے ریاست سے یہ مطالبہ ہے کہ ان کو تحفظ فراہم کیا جائے، ان کو منظر عام پہ لایا جائے۔ بہت بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: میں جناب یوسف خٹک صاحب، ایم این اے کو جو ایوان میں بیٹھے ہیں، ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: ہم یوسف خٹک صاحب کو جو ایم این اے ہیں، ہمارے پیارے، ان کو ہم ایوان میں خوش آمدید کہتے ہیں، بس قرارداد ہو گئی ناں۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: جناب سپیکر، اس قرارداد پر میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس ہو گئی قرارداد۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: جناب، اس پہ ڈسکشن کرنی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ڈسکشن نہیں ہے، قرارداد پر ڈسکشن نہیں ہوتی، کیا ہو سکتی ہے؟ پھر ڈسکشن ہو سکتی ہے قرارداد پہ؟ یہ پاس ہو گئی ہے ناں، نہیں نہیں، وہ قرارداد پاس ہو گئی ہے شاہ تراب۔

جناب شاہ ابو تراب خان بنگش: سر، میں اس پہ ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں اس طرح ہے ناں شاہ تراب، جب ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو کچھ بزنس بھیجتے ہیں تو وہ اس پہ ڈسکس کرتی ہے، Concerned department کے ساتھ اس پہ، پھر وہ اس کو بھیجتی ہے، پھر وہ اسی طرح آپ کی قرارداد تو ڈائریکٹ گورنمنٹ کو بھی اب جا رہی ہے ناں، ہاں تو بس ٹھیک ہے ناں، میرا خیال ہے اس پہ، ٹھیک ہے، ان شاءاللہ یہ پھر اگر آپ ضرورت سمجھیں گے تو اس پہ کوئی وہ Call کر لیں گے، کسی وقت کال اٹینشن پہ آجائیں گے، کسی اور بات پہ آجائیں گے۔ جی ملک لیاقت صاحب۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی بہبود آبادی): شکریه جناب سپیکر، نن د ځوانانو سرلښکر جناب مراد سعید باندې قرارداد هم پیش شو او زمونږه اکرام الله غازی پرې هم خبرې اوکړې، یقیناً چې په دغه باندې دې ټولې اسمبلئ هم خبرې اوکړی نو کمه خو په دې ده چې هغه ته چې کومه سزا نن ملاویږی او هغه روپوش دے نو هغه صرف او صرف د امن آواز اوچت کړے دے، نو که د امن آواز اوچتول ظلم وی نو دغه ظلم مونږه پرون هم کړے دے، نن ئےهم کوؤ او سبا ئے بیا هم کوؤ خو د دغه ظلم نه مونږه نه قلاریږو۔ (تالیاں) یقیناً دا ځومره ظلمونه چې اوشو، د دې ټولو ظلمونو په نورو ځایونو کښې احتساب کیږی، دلته ولې د احتساب دغه نشته، زمونږه دلته اسمبلی شته، زمونږه حکومت شته خو د دغه ظلمونو احتساب زمونږ لا تر اوسه پورې اونه شو۔ د مراد سعید ګناه صرف او صرف د امن آواز اوچتول وو چې په ملاکنډ ډویژن سمیت په ټوله پختونخوا کښې د هغه د آواز د اوچتولو د وجې نه مونږ ته امن ملاؤ شوے دے، نو که فرض کړه دغه امن باندې هغه ګناهګار وی نو دغه ګناهګار خو مونږ ټول یو، که دا نه وی نو زه دا مطالبه کوم، د ستاسو نه سپیکر صاحب، چې یره فوری دې هغه بر نا حقه روپوش دے، بر نا حقه پرې دو نمبر پرچې شوې دی، د هیچا سره هیڅ قسمه ثبوت د هغه خلاف نشته، کم از کم دې اسمبلئ ته که مونږه راغلی یو او مونږ له خلقو مینډیټ راکړے وی نو د دغه انصاف د پاره ئے راکړے دے، د خان صاحب د Vision د پاره ئے راکړے دے، خان صاحب هم په جیل کښې پروت دے، زمونږه چې چا د حق آواز اوچت کړے دے نو هغوی روپوش دی او یا په جیلونو کښې پراته دی۔ زه خو دا وایم چې د دې اسمبلئ غټ قیمت دے، د دې غټ Vision دے، د دې اسمبلئ نه تاسو داسې څه منصوبه جوړه کړئ چې زمونږه د خان صاحب بے ګناه چې په ځومره کیسونو کښې هغه ورواچولو، هغه بیا په هغې کښې ضمانت ورته ملاؤ شو، هغه کیسونه ټول د دې خلقو په مخ باندې الله پاک هغه ورتاؤ کړل، هغه کالا دهبه د دغه خلقو په مخونو اولګیده خو نن هم په هغه پسې نوی نوی کیسونه اچوی، نو که فرض کړه، دغه نوی کیسونه زماپه لیډر پسې ځوک اچوی نو زه خو دا وایم چې مونږه دې هم د هغوی په لیډرانو پسې نوی کیسونه، ولې په پختونخوا کښې مونږ څه بنګړی خو نه دی اچولی چې هغلته په مونږه پسې نوی کیسونه د دروغو جوړیږی او مونږه د رښتیاؤ نه شو جوړولې چې ټول عمر ئے پاکستان لوټ کړے دے او د هغې هغوی نن حکمرانی کوی او چا چې د

پاکستان د پاره عزت ګټلے دے، چا چې د پاکستان د پاره د 1992ء د ورلډ کپ نه راواخله تر نن پورې ټول عمر د عزت خبرې کړې دی، ټول عمر ئے ورله عزت ګټلے دے، ټول عمر ئے د دې سر اوچت کړے دے، نن هغه په جیلونو کښې پروت دے، نو که فرض کړه داسې په بے ګناه جیلونو کښې د صوبائی اسمبلئ او قومی اسمبلئ خلق ارتاؤ وی نو دا هم یو اسمبلی ده، د دې اسمبلئ نه دې هم بیا مونږ داسې زور اوکړو چې د هغوی دا مشران دې هم په جیلونو کښې پراته وی، یا دې زما هغه راواوباسی۔ د مراد سعید په حوالې سره خو زه دا وایم چې فوری دې د هغه ټول کیسونه ختم کړے شی او خان صاحب که نه وی نو ګورې د دې اسمبلئ او د دې خلقو دا آواز دې څوک کمزورے نه ګڼړی، که سبا له د دې قوم د لاسونو نه څه اوشو نو د مئی واقعات به د خلقو نه هیر شی، دغه خلقو دروغ جوړ کړی وو، بیا به ئےپه ریښتیا باندې نو مئی اووینی چې په ریښتیا نو مئی څنګه کیږی؟ دغه مو اخری خبره وه جی۔

جناب سپیکر: جی شفیع اللہ جان کا مائیک On کریں، مائیک On ہے آپ کا۔

جناب شفیع اللہ جان: شکریہ جناب سپیکر، جس طرح میرے Colleague سہیل صاحب نے اس ایوان میں ایک دو قرارداد پیش کیں، ملک لیاقت صاحب نے بھی اس پہ بات کی، اور کچھ چیزیں میں اس میں Add کرنا چاہوں گا۔ آج تحریک انصاف کی حکومت ہے اس صوبے میں، اس حکومت میں ہونے کے باوجود مراد سعید صاحب روپوش ہیں، اگر آپ مراد سعید صاحب کی سیاسی Journey دیکھیں تو میرے جیسے بہت سارے نوجوان جو آج یہاں موجود ہیں، یہ انہی کی وجہ سے ہیں، (تالیاں) انہی کو دیکھ کر ہم نے سیاست شروع کی، انہی کو دیکھ کر ہم نے وہ راستہ چنا اور وہ جب پہلے کہتے تھے، جب وہ امن کی بات کرتے تھے، آج سے کوئی سال پہلے، دو سال پہلے، نو مئی سے پہلے انہوں نے پہلے ہی بھانپ لیا تھا کہ جو حالات آج اس صوبے کے ہونے ہیں، انہوں نے یہ چیز دو سال پہلے کہہ دی تھی، اس صوبے کے چار کروڑ جو پٹھان جو پشتون ہیں، ہمارے پہلے بھی، بیس سال پہلے آپ نے ان کو در بدر کیا اور آج ایک بار پھر "عزم استحکام" کے نام پر دوبارہ دربدر ہونے کی تیاری کی جارہی ہے۔ جناب سپیکر، اگر آپ تاریخ پڑھیں، تاریخ بڑی بے رحم ہے اور جو قومیں تاریخ سے سبق نہیں سیکھتیں، وہ کبھی آگے نہیں بڑھتیں، ستائیس آپریشنز ہوئے اس صوبے میں، مجھے بتایا جائے، کس آپریشن میں کیا ہوا اور کیا نتائج برآمد ہوئے؟ ہمیشہ جب آپریشن ختم ہو جاتا ہے تو بلند و بالا دعوے کئے جاتے ہیں کہ دہشتگردوں کی کمر توڑ دی گئی ہے اور کچھ عرصہ بعد دوبارہ وہی دہشتگرد بارڈر Cross کرکے، ان کو یہ بھی پتہ ہوتا ہے کہ فلاں دہشتگرد نے فلاں کپڑے پہن کر فلاں جگہ پر کھانا کھا کر بنوں پہنچ گیا ہے، تو کیوں بنوں پہنچ گیا ہے؟ کیوں ان کا انتظار کیا جارہا ہے کہ وہ بنوں پہنچ جائے تو ہم کارروائی کریں گے، کیوں ان کو بارڈر پہ نہیں روکا گیا؟ یہ وہ سارے سوالات ہیں جو جنم لیتے ہیں اور اگر حکومت کا یہ خیال ہے، وفاقی حکومت کا یہ خیال ہے کہ ان کی ایماء پہ بند اے سی کے کمرے میں بیٹھ کر، سوٹ ٹائی لگا کر صوبے پہ آپریشن مسلط کریں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے، ہماری لاشوں سے گزرنا ہوگا، تب یہ یہاں پہ آپریشن کریں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، وزیر اعظم عمران خان اس ٹائم کہتے تھے، Floor پہ کھڑے ہو کر کہتے تھے، جب وزیرستان میں یہ ملٹری آپریشن کرنے جارہے تھے، کہ آپریشن کسی چیز کا حل نہیں ہے، واحد یہ پارٹی تھی جس نے وزیرستان کا مارچ کیا امن کے لئے، واحد

یہ پارٹی تھی جس نے نیٹو سپلائی روکنے کے لئے دھرنا دیا اور ہمیشہ میرے لیڈر نے مذاکرات کی بات کی، ہم آج پھر کہہ رہے ہیں کہ واحد حل اگر اس صوبے میں بدامنی ختم کرنی ہے، آپ نے تو مذاکرات، اس کا حل ہے، آپریشن اس کا حل نہیں ہے کیونکہ اگر آپ آپریشن کریں گے، آخر میں آپ نے دوبارہ مذاکرات کی میز پہ بیٹھ کر مسائل حل کرنے ہوں گے تو کیوں ہم چار کروڑ پشتونوں کو دربدر کریں؟ ان کے مکانات تباہ کریں، ان کے کاروبار تباہ کریں، ان کی فصلیں تباہ کریں، ان کے بچے تباہ کریں، ان کی Families تباہ کریں، ان کے گھر تباہ کریں تو کیوں نہ آج ان کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرات کے ذریعے مسائل حل کئے جائیں؟ شکریہ جناب سپیکر، آپ کا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: افتخار خان جدون۔

جناب احمد کنڈی: جناب، اگر اس پہ بات کرنی ہے تو بہتر ہے کہ پھر ہمیں بھی موقع دے دیں اس پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب کا مائیک Simultaneously on کردیں۔

جناب افتخار احمد خان جدون: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ - - - - -

جناب سپیکر: احمد کنڈی کا On کردیں، ایک منٹ افتخار صاحب، آپ وہیں پہ رہیں On، یہ بات کرتے ہیں جی۔

جناب احمد کنڈی: میں تو کہتا ہوں کہ اگر اس پر آپ نے ڈسکشن کرنی ہے تو کل کا ٹائم رکھ لیں، اگر آپ شروع کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھی اس پہ بات کریں گے، پھر ہمیں بھی آپ پورا موقع دیں کیونکہ یہ بات جو ہے، ابھی ایجنڈے سے ہٹ کر چل پڑی ہے، اس پہ ہمارا موقف آنا بہت ضروری۔۔۔۔۔

جناب شفیع اللہ جان: جناب، ہم نے تو بس مراد سعید اور آپریشن کے حوالے سے بات۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: بات کرنے دیں ناں۔

جناب سپیکر: شفیع جان صاحب، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ سنیں، آپ نے اپنی باری میں اپنی بات کرلی، کسی اور نے آپ کو Interrupt نہیں کیا تو دوسرے کی بات بھی اسی توجہ سے سن لیں ناں۔

جناب احمد کنڈی: تھینک یو سر۔ بس میری یہی گزارش ہے تاکہ اگر آپ نے ڈسکشن کرنی ہے، آپ بات کریں، ہم سنیں گے، گھنٹہ کریں، دو کریں، تین کریں لیکن پھر ہم بھی بات اس پہ کرنا چاہتے ہیں، ہمارا موقف بھی آپ سن لیں، آپ کو اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ہم اپنا Right مانگ رہے ہیں، اگر آپ نے آج کرنی ہے ڈسکشن، We are ready لیکن میری تجویز یہ ہے کہ آپ کل کے دن کو اس کی ڈسکشن رکھ لیں کیونکہ ہم اس پہ چاہتے ہیں، بنوں میں واقعات ہوئے ہیں، سوات میں ہوئے ہیں، باجوڑ میں ہوئے ہیں، بہت ساری چیزیں ہیں جن کے اوپر اس ہاؤس کی مطلب ہے نشست ہونی چاہیئے۔ شکریہ سر۔

جناب سپیکر: جی افتخار خان جدون۔

جناب افتخار احمد خان جدون: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب عالی، میری آج پہلی تقریر ہے اس ایوان میں، میں سب سے پہلے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، اس کے بعد اپنے لیڈر عمران خان کا اور کچھ دوست ادھر بھی ہیں، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، اپنے عوام کا بھی۔ جناب عالی، میں نے تو بجٹ اجلاس میں بھی بڑی کوشش کی ہے لیکن آپ نے ہمیں اجازت نہیں دی کیونکہ ہم بہت پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کو شاید نظر نہیں آتے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی سیٹ بھی آگے لے آئیں گے تو آج آپ بولیں دل کھول کے۔

جناب افتخار احمد خان جدون: شاید میں کوئی اتنی لمبی بات بھی نہیں کروں گا، حلقے کی بات بھی نہیں کرونگا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، لمبی بات کریں آج۔

جناب افتخار احمد خان جدون: نہ اپنے کسی اور کام کی، صرف یہی کہوں گا کہ آپ مطلب اے سی میں بیٹھے ہیں لیکن ہمارا لیڈر جو ہے وہ جیل میں ہے، اس وقت بات جو کرے کوئی، تو ہمارے بھائی کہتے ہیں، یہ کیوں کر دی گئی ہے؟ یہ سب جو ہم بیٹھے ہیں، یہ اپنی کوششوں سے کوئی نہیں آیا، یہ سب ہم جو ہیں عمران خان کی وجہ سے آئے ہیں۔ (تالیاں) میں یہی کہوں گا، یہ جو ہماری پارٹی ہے جس کو ہم سن رہے ہیں ٹی وی پر، میں تو ٹی وی سنتا ہی نہیں ہوں، نو مئی کے بعد نہ دیکھا ہے نہ کچھ، لیکن یہ سنتے رہتے ہیں کہ جی اس وقت پابندی لگا رہے ہیں تحریک انصاف پر، تحریک انصاف پڑھی لکھی جماعت ہے، ان پڑھ جماعت یہ نہیں ہے کہ اس میں جتنے لوگ بھی ہیں پڑھے لکھے ہیں اور سب نوجوان ہیں، نوجوان جو ہیں وہ اپنے قائد کے ساتھ ہیں، میں یہی آپ کی اس اسمبلی سے، آپ کے حوالے سے ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری پی ٹی آئی پر کس وجہ سے پابندی لگائی جاتی ہے؟ جدھر بھی کچھ کوئی کام ہوتا ہے، کسی کا بھی کچھ بھی، وہ کہتے ہیں یہ پی ٹی آئی والے ہیں جی، یہ دہشت گرد ہیں، ہمیں آج تک کوئی آدمی ایسا نظر نہیں آیا کہ جس کو پکڑا ہو، کسی نے یہ کہا ہو، یہ پی ٹی آئی کا ہے، یہ دہشت گرد ہے لیکن پھر بھی ہمیں ہماری پارٹی کو دہشت گرد اور جس کو جو بھی کام ہوتا ہے، صرف پی ٹی آئی کو دبانے کے لئے ہو رہا ہے۔ میری کنڈی صاحب اور سب بھائیوں سے گزارش ہے، میں پہلی تقریر کر رہا ہوں، ان پڑھ سا آدمی ہوں لیکن میں کچھ بات سچی بھی کرتا ہوں۔ جناب عالی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی یہ کہہ رہے تھے کہ یہ پڑھے لکھے ہیں سارے۔

جناب افتخار احمد خان جدون: جناب عالی، جناب سپیکر صاحب، میں تو یہی گزارش کروں گا، یہ جو روزانہ باتیں ہوتی ہیں، بنوں والی بات انہوں نے کر دی، دوسری بھی کر دی، اس میں آپ ہی وضاحت کریں، ہمارے منسٹر بھی وضاحت کریں، یہ کیوں ظلم ہو رہا ہے ہم پر؟ کیا یہ KPK ہی ہے، اسی پر یہ سب کچھ ہو گا اور پی ٹی آئی والوں پر ہی ہو گا یا اور بھی کوئی ہے؟ کرتے ہیں وہ سنٹر والے، سارا جو کچھ بھی ہوتا ہے، ادھر سے ہوتا ہے تو بدنامی KPK کی ہوتی ہے، میں یہی گزارش کرونگا آپ سے اور اسمبلی سے کہ ہم جو پی ٹی آئی والے ہیں، ان شاء اللہ دہشت گرد نہیں ہیں، محب وطن ہیں اور رہیں گے ان شاء اللہ۔ السلام و علیکم۔

جناب سپیکر: انور خان، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، انور خان کا مائیک On کر دیں۔

جناب محمد انور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، خیبر پختونخوا یہ وہ صوبہ ہے کہ جس وقت پاکستان بن رہا تھا تو خیبر پختونخوا کے عوام نے پاکستان کے حق میں جو ریفرنڈم ہوا تھا، اس میں ووٹ دیا تھا۔ جناب عالی، پچھلے کئی دنوں سے فیڈرل گورنمنٹ کے جو نمائندے ہوتے ہیں، خاص کر انفارمیشن منسٹر عطاتارڑ، جب ٹی وی پہ آتے ہیں، خیبر پختونخوا کے بارے میں یہاں کے پختون عوام کے بارے میں وہ جس طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ جو پی ڈی ایم ثانی ہے، جب سے اعلیٰ عدلیہ کا سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا ہے، اس میں گیارہ اور دو کے حساب سے پاکستان تحریک انصاف کو Reserved سیٹیں ملی ہیں، ان کے اوسان خطا ہو گئے ہیں، کل ہمارے مرکزی سیکرٹریٹ پہ، پی ٹی آئی کے مرکزی سیکرٹریٹ پہ جس طرح بزدلانہ حملہ کیا گیا، جس طرح اسلام آباد پولیس اور ایف آئی اے نے ہمارے سکرٹریٹ کا پورا ریکارڈ اٹھایا، ہمارے انفارمیشن سیکرٹری رؤف حسن صاحب کو گرفتار کیا، تو یہ لوگ، یہ فیڈریشن، یہ اپنے یونٹس، اپنی اکائیوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ اس ملک کے لئے ہماری قربانیاں ہیں، اس ملک کی آزادی کے لئے ہماری قربانیاں ہیں، ہم نے پاکستان کی بقاء کی جنگ کے لئے چالیس سال اس صوبے نے قربانیاں دی ہیں لیکن کل جس طرح بزدلانہ حملہ ہمارے سیکرٹریٹ پہ ہوا ہے، اس اسمبلی سے ایک پیغام جانا چاہیئے کہ آئندہ کے لئے اگر ہمارے سنٹرل سیکرٹریٹ پہ یا ہماری مرکزی قیادت پر اس طرح کے بزدلانہ حملے کئے گئے تو ہم نہ صرف مذمت کی حد تک نہیں رہیں گے، پھر ہمیں یہ حق ہوگا کہ ہم بھی نکلیں، ہم بھی اسلام آباد کی طرف مارچ کریں، ہمارے صبر کے پیمانے لبریز ہو گئے ہیں جی، ہر قسم کے مقدمات انہوں نے ہماری لیڈر شپ کے خلاف بنائے ہیں۔ سر، میں، کل انہوں نے جو بزدلانہ حرکت کی ہے، میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں، فیڈرل گورنمنٹ سے اس اسمبلی کے Floor سے پیغام دینا چاہیئے کہ آئندہ کے لئے اگر ہماری پاکستان تحریک انصاف کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے بالکل ایک سیاسی پارٹی Declare کیا ہے، ان کو سیٹس ملی ہیں، اب ان سیٹوں کو ختم کرنے کے لئے یہ حواس باختہ ہو گئے ہیں، کبھی ایڈہاک ججز لے رہے ہیں، کبھی کیا کر رہے ہیں، سر، یہ میرا پیغام ہے، اس کے ساتھ اپنے حلقے کے حوالے سے ایک دو ہمارے مسائل ہیں، ایک وہاں پہ موبائل سگنل بالکل غائب ہے، ہمارے براول کا ایریا جو ایک غریب علاقہ ہے، وہاں سے جتنے بھی ہمارے براول کے باشندے ہیں، وہ Overseas ہیں، جتنی بھی موبائل کمپنیاں ہیں، سگنل مکمل طور پر کئی دنوں سے غائب ہیں، اور خاص کر آج کل وہاں پہ امن وامان کا مسئلہ بھی ہے، اگر ان حالات میں سگنل نہ رہے اور لوگوں کو مسئلہ ہوگا تو وہ پولیس اسٹیشن کو، وہ ہیڈ کوارٹر کو کس طرح اطلاع دیں گے؟ پی ٹی سی ایل کا تو کوئی لائن ہی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ منسٹر ہیلتھ صاحب ابھی تشریف لائے ہیں، میں نے پہلے بھی ان کے، You are the custodian of the House، جتنے بھی یہاں کے حلقے ہیں، You are the custodian، وہاں پہ ابھی تک ڈاکٹروں کا بڑا مسئلہ ہے، ڈسٹرک ہیڈ کوارٹر میں بالکل ڈاکٹرز نہیں ہیں۔ ----

جناب سپیکر: بس آپ کافی۔

جناب محمد انور خان: بی ایچ یوز، آر ایچ سیز میں بھی ڈاکٹرز نہیں ہیں، سر، منسٹر ہیلتھ کو فوراً ہدایت کی جائے کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اندر میرے ڈاکٹروں کا مسئلہ حل کریں اور تعداد پوری کریں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جناب وزیر جنگلات صاحب۔

جناب شفیع اللہ جان: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں خیر ہے، جواب بعد میں۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر موسمیاتی تبدیلی، جنگلات و جنگلی حیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ۔ یا اللہ ستا عبادت بہ کوؤ، ستانہ مدد بہ غواړو، زما د سہیل خان، ایم پی اے صاحب زہ شکریہ ادا کوم، قرار داد ئے پیش کړو پہ خان صاحب، پہ مراد سعید، نو خبرہ دا دہ چې کلہ نا کلہ ډیر افسوس مونږ تہ راشی چې مونږ پہ دې ملک کښې، دا ملک زمونږ نہ دے؟ کہ مونږ پہ دې ملک کښې اوسیږو چې زمونږ د پارہ جدا قانون دے، د مرکز د پارہ جدا قانون دے، د غوړو د پارہ جدا قانون دے، د سپورو د پارہ جدا قانون دے، لکہ د سړی ژړا تہ ئے زړہ اوشی چې یو وزیر، یو ایم پی اے جناب سپیکر صاحب، عمران خان خو گناہ کړې دہ ځکہ پہ جیل کښې دے، کینسر ہسپتال ئے جوړ کړے دے، عمران خان خو گناہ کړې دہ، وائی چې چرتہ د گاډئ والا د پارہ او د ایم این اے د پارہ دې یو قانون وی، د غټ افسر د پارہ او د ریړھې والا د پارہ دې یو قانو ن وی، دا خو پہ دې ملک کښې گناہ دہ، ځکہ چې د ټوپک د پارہ جدا قانون دے او چې طاقت ور او قلم ورسرہ پہ لاس کښې دے، د ہغہ جدا قانون دے، دا خو د ہغہ گناہ دہ چې دا ټول یو انصاف اوشی۔ د مدینې د ریاست ریاست چې راشی، دا خو د ہغہ گناہ دہ، پہ زندان کښې بند دے۔ بیا زمونږ د مراد سعید څہ گناہ دہ چې د سوات اوسیدونکے دے، د ملاکنډ اوسیدونکے دے، د دې زمکې، یقین اوکړہ، ستار دے، پہ خپل محنت تلے دے، د پلار میراث ورتہ نہ دے پاتې، د ورور میراث ورتہ نہ دے پاتې، د خاندان میراث ورتہ نہ دے پاتې، خپل محنت ئے کړے دے، پکار دا دہ چې دا خلق کوم چې د ہغہ دشمنانان دی، ہغوی تہ کھلاؤ وایم چې دغہ شان نوجوانان تاسو دا Appreciate کړئ، سلام ورتہ پیش کړئ چې پہ خپل محنت راغلې یئی او تاسو نن زمونږ پہ سوات کښې د ہغہ مور ژاړی، شرم اوکړئ، شرم دوئ لہ پکار دے چې پتہ نہ لگی چې کوم ځائې دے؟ د ہغہ د پلار څہ حال دے؟ د ہغہ د ورونړو څہ حال دے، د ہغہ د ورکرانو څہ حال دے؟ دا څومرہ ټائم اوشو، مراد سعید نشتہ، چرتہ تلے دے؟ د عام سړی بہ څہ تحفظ اوکړے شی۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ دې پہ دې ظلم باندې نہ مجبورہ کوی، پرون د بنوں واقعې تہ اوگورہ، ما خو پہ دې خپل عمر کښې د کشمیر جنگ لیدلے دے، د انډیا والا ہغوی خو بہ راشی، کلہ پرې د اوبو فائر اوکړی، کلہ پرې د گیس اوکړی، کلہ پرې د ربړ گولئ اوورئ خو ما د کلاشنکوف او د تمانچې گولئ نہ دی لیدلی۔ جناب سپیکر، پہ خپلو عوامو باندې د حکمرانانو نہ غټ بې غیرتہ نشتہ دے چې پہ خپل قوم باندې گولئ استعمال کړی، دا خو د بې غیرتوب حد دے چې یو سړے پہ خپل عوامو باندې اسلحہ استعمال کړی، گولئ استعمال کړی، دا د کوم ځائې انصاف دے؟ جناب سپیکر صاحب، زہ واضحہ دا خبرہ کوم، د دې اسمبلئ پہ Floor باندې چې دا ظلم مو بس کړئ، دا طاقت دا جبرتوب مو بس کړئ، داسې نہ چې سبا سوچ اوکړئ چې نن زمونږ سرہ بنگال نشتہ، ولې نشتہ؟ د دې ظلم د وجې نہ، د خپل لالچ د

وجې نه، کله چې هم آئین د خپل خواهش مطابق استعمال شوے دے، د خپل خواهش مطابق قلم استعمال شوے دے، د خپل خواهش مطابق ټوپک استعمال شوے دے، هغه ملک چرته ترقی نه شی کولے. جناب سپیکر صاحب، دلته آئین شته، په هغه آئین کښې پکار دا ده چې فیصلې اوکړو، که هغه طاقت ور دے، که کمزورے دے، که خان دے، که ملک دے، که ایم این اے دے، که وزیر دے، که ریړهې والا دے، قانون ته یو دے، د مدینې د ریاست قانون یو وو، کله چې د دواړو جهانو سردار فیصله کوی، حضرت محمد ﷺ چې د یو مالداره کورنئی وه چې د دې نه لاس کټ کوی، د هغې نوم فاطمه وو، ډیر زیات سفارش ورته راغلو، ډیر زیات بې اندازې خفه شو، قسم ئے اوخوړو، مونږ د علماء وو نه اوریدلی دی، که زما لور فاطمهؓ وے د دې په ځائې نو دا به هم نه وه معاف کړې، ماله داسې قانون پکار دے، پکار ده چې زه جرم اوکړم ماله دې سزا راکړی خو ما بې ګناه نیول، زه د قوم د پاره لګیا یم، زه د خپل وطن د پاره لګیا یم، زه دا یوه خبره په دعوې سره کوم چې زمونږ د خیبر پختونخوا د پښتنو والا په شان وفادار خلق به کوم ځائې ګورې چې په کشمیر کښې جنګیدلی دی، د پینسټهه په جنګ کښې جنګیدلی دی، ټوپک ئے خپل راغستے دے، تلی دی، شهیدان شوی دی، څه غازیان شوی دی، د راغلی پښتنو تاریخ تاسو اوګورئ، زه دا وایم چې مهربانی اوکړئ چې لکه کوم زمونږه په اسلام آباد باندې زمونږ په دفتر باندې حمله شوې ده، دا ولې؟ زمونږ په خیبر پختونخوا کښې حکومت دے، مونږ د چا سره ظلم کوؤ، چا سره مو کړےدے ظلم؟ یو کس دې مونږ ته اوښائی، دلته نیشنلیان اوسیږی، دلته مسلم لیګ اوسیږی، دلته د هرې پارټئ والا اوسیږی، زمونږ د پاره قابل قدر دی، حکومت ئے رانه په زور واغستو مرکز کښې، لکه مونږ دروغ وایو، مونږ خو دروغ نه وایو، منافقان نه یو، زما سره ئے پخپله څه نه دی کړی خو چې خدائے عزت راکړو، الله د عزت فیصله کوله، مونږه نن دلته راغلو او مونږ باندې په ریمانډ کښې مونږه بند، جیلونو ته مونږ تلو، په کورنو به چهاپې کیدې، خبره ئے څه وه، عمران خان پریږده، عمران خان چې زمونږ په وجود کښې ساه وی ساه، هغه د ملک د پاره لګیا دے، هغه د دې غریب قوم د پاره لګیا دے، دا مونږ وعده کوؤ ان شاءالله که زمونږ په ملک کښې که تاسو ژاړئ او که خاندئ زمونږه پیر دے عمران خان، مونږ د هغه مریدان یو. (تالیاں) زه شکریه ادا کوم سپیکر صاحب، خو زه ریکویسټ کوم چې دې ملک ته د آئین په طریقه اوګورئ،د طاقتور او د کمزوری د پاره یو قانون پکار دے، ډیره مننه، ډیره شکریه، السلام و علیکم.

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 2.00 p.m. Friday, 26th July, 2024.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 26 جولائی 2024ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)